REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP--23.

جلد ۴۳　　شمارہ ۴۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ　محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:-
۲۰ پاونڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:-
دس پاونڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۱۵ ہجری　　۲۰ اخاء ۱۳۷۳ ہش　　۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور ان دنوں امریکہ و کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔

اطلاع کے مطابق ۱۴ اکتوبر کو حضور انور واشنگٹن کی نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمانے والے ہیں اور مورخہ ۱۵ اکتوبر کو آل امریکہ احمدیہ کانفرنس میں حضور شرکت فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ٭

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۳ ہش (۱۹۹۴ء) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احبابِ کرام اس عظیم الشان روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جب خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے۔ اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے۔ پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے۔ بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔ —— ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گذرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔ بدظنی ایمان کے درخت کو نشو و نما ہونے نہیں دیتی۔ بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔

میں اپنی جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ یہ موت کا زمانہ ہے۔ اگر سچے دل سے ایمان لانے کی موت اختیار کرو گے تو ایسی موت سے زندہ ہو جاؤ گے اور ذلت کی موت سے بچائے جاؤ گے۔ مومن پر دو موتیں جمع نہیں ہوتیں جب وہ سچے دل سے اور صدق اور اخلاص کے ساتھ خدا کی طرف آتا ہے پھر طاعون کیا چیز ہے؟ کیونکہ صدق اور وفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہونا یہی ایک موت ہے جو ایک قسم کی طاعون ہے۔ مگر اس طاعون سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ خدا کا ہونے سے نشانۂ طعن تو ہونا ہی پڑتا ہے۔ پس جب مومن ایک موت اپنے اوپر اختیار کر لیوے تو پھر دوسری موت اس کے آگے کیا شئے ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۹۴ء بمقام کیلگری کینیڈا

جب آپ معاشرے میں اپنے سے کمتر لوگوں کو دیکھیں گے تو اپنی حالت کو دیکھ کر مقامِ شکر پر فائز ہوں گے

اس کے نتیجہ میں جہاں آپ حسد سے بچ جائیں گے وہیں غریب بھائیوں کی مدد کا خیال پیدا ہوگا

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

لنڈن (ایم۔ٹی۔اے) ۱۴ اکتوبر۔ آج کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک لمبے عرصہ سے میں احباب جماعت کو عبادات کی طرف متوجہ کرتا رہا ہوں۔ اور اب چند خطبات سے انسانوں کے انسانوں سے تعلقات پر روشنی ڈال رہا ہوں۔

حضور نے فرمایا انسانوں سے تعلق بھی پہلے خدا سے تعلق قائم کئے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جو خدا سے تعلق قائم کرتا ہے وہ طبعی طور پر اس کی مخلوق سے بھی محبت کے رشتوں کو استوار کرتا ہے۔ اور جب میں آپ کو انسانوں سے محبت کے تعلقات قائم کرنے کی دعوت دیتا ہوں تو وہ سب سے بڑے باخدا انسان کے حوالے سے دیتا ہوں جس نے خدا سے محبت کے نتیجہ میں ہی انسانوں سے طبعی طور پر محبت کی۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احادیث مبارکہ کے حوالے سے انسانی تعلقات اور انسانوں سے محبت کا تذکرہ فرمایا۔ اس ضمن میں حضور انور نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث بیان فرمائی جو بخاری میں ہے۔ فرمایا:

"اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجے کا ہے۔ اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اچھی حالت میں ہے۔"

مذکورہ حدیث میں دنیوی حالت کے متعلق ارشاد ہے یعنی دنیوی معاملات میں اپنے سے کم درجے کی طرف جب دیکھو گے تو غریب لوگ اور ضرورتمند لوگ نظر آئیں گے جس کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں وہیں غریب بھائیوں کی مدد کا خیال بھی رہتا ہے۔ یہ وہ عظیم الشان فلسفہ ہے زندگی کا جس کے نتیجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر، وقار اور غنیٰ کے طریقے سکھائے ہیں اور یہی وہ گہرا نفسیاتی نکتہ ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان ٭

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ر اِخاء ۱۳۷۳ ہش

شریرانِ دیار

آجکل پاکستان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہندوستان میں بھی بعض شرپسند مولویوں اور اُن کے ہمنوا اخباروں نے ملک بھر میں شر پھیلانے کے لئے ختمِ نبوّت کے مبارک نام کو اپنے دیوبندی دھندے کو چمکانے کا ایک ذریعہ بنالیا ہے۔ ان دِنوں یہ دُکانیں ہندوستان کے مختلف شہروں میں مداریوں کی طرح گھوم گھوم کر لگائی جارہی ہیں۔ جن کا خالص مقصد ایک طرف تو تحفّظِ ختمِ نبوّت کے نام پر معصوم مُسلمانوں کو گمراہ کرکے اُن سے چند پیسے بٹورنا اور مالی منفعت حاصل کرنا ہے۔ اور دوسری طرف ملک کے امن وامان کو برباد کرنا ہے۔

گزشتہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایسی ہی ایک دکان بنگلور شہر میں لگائی گئی جس میں ہندوستان کے مختلف شہروں سے شریرانِ دیار اور "علماؤُھم" اکٹھے ہوئے۔ ختمِ نبوّت کیا ہے۔ ختمِ نبوّت کے کیا اعلیٰ وارفع معانی ہیں۔ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے، ان موضوعات پر تو کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ البتہ صرف اور صرف حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو جی بھر کر گالیاں نکالی گئیں۔ آپ کے متعلق طرح طرح سے گند بکا گیا۔ پیٹ بھر کر جھوٹ کی غلاظت کھائی گئی۔ اس تعلق میں چند فتنہ پرور اخبار بھی ان مولویوں کے شانہ بشانہ ہے۔ اور جو مولویوں نے جھوٹ سچ لکھ کر دیا اپنے اخباروں کی جھوٹی شہرت اور سرکولیشن میں اضافہ کی موہوم اُمید کی خاطر انہوں نے شائع کردیا۔ اُن کے شائع کردہ بعض عناوین ملاحظہ فرمائیں۔

★ — مسلم نما کافروں سے ہوشیار۔
★ — بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی۔
★ — مرزا غلام احمد قادیانی کی کفریہ باتیں۔
★ — مرزا قادیانی کی آنحضرت کی شان میں گستاخیاں۔
★ — قادیانیت نبوّتِ محمّدیؐ کے خلاف بغاوت۔

مذکورہ تحفّظِ ختمِ نبوّت کانفرنس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مُسلمانوں کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ خاتم النّبیّین کا کوئی عرفان تو حاصل نہیں ہوا۔ البتہ ان کے تیار کردہ غنڈوں کی طرف سے احمدیوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ ان کی ان دھمکیوں اور جھوٹ کو تو ہم اللہ کے حوالے کرتے ہیں کہ اس کی لعنت اور انتقام ان کے لئے کافی ہے۔

"عُلَمَاؤُھُمْ" کا تمام تر شور اور غُصّہ اس بات پر ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیّین ہونے کے پھر بھی دعویٰ نبوّت فرمایا۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ تم لوگ جن کے متعلّق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "عُلَمَاؤُھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ" کہ مسیح موعود کے دَور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے، کیا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ختمِ نبوّت کا عرفان رکھتے ہو!؟ سرورِ کائنات نے فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود آئے گا تو وہ نبیّ اللہ ہوگا۔ آپؐ نے مسیح موعود کے متعلّق چار مرتبہ "نبیّ اللہ" کے الفاظ اور اس کے ساتھیوں کے متعلّق "اصحاب" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں (ملاحظہ ہو صحیح مُسلم باب ذکر الدّجّال)

اِسی بناء پر نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب حُجج الکرامہ میں امام سیوطیؒ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے "مَنْ قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِہٖ فقد کَفَرَ حَقًّا کَمَا صَرَّحَ بِہٖ السّیوطی" (حُجج الکرامہ صـ ۴۳۱) کہ جو کہے گا کہ مسیح موعود اپنی آمد کے وقت نبی نہیں ہوگا وہ پکّا کافر ہے جیسا کہ امام سیوطیؒ نے بھی صراحت کی ہے۔

چونکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السّلام کا دعویٰ ہے کہ آپ مسیح موعود ومہدی معہود ہیں اور مسیح موعود کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی فرمایا ہے تو پھر کس طرح اِس دعویٰ نبوّت سے ختمِ نبوّت میں فرق آسکتا ہے۔ اب تم جتنا چیخو چلّاؤ، تمہارے کہنے سے تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اپنے اس عقیدۂ نبوّت سے انکار نہیں کرسکتے۔ اس کے برعکس ہوتا تو یہ چاہیئے تھا کہ اگر کوئی شخص دعویٰ مسیحیت ومہدویّت کرے اور ساتھ ہی مدّعیٔ نبوّت نہ ہو تو دراصل ایسا شخص جھوٹا ہوگا کیونکہ دعویٰ نبوّت حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کا حصّہ لازمی ہے۔ پس یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو مسیح موعود ہونے کا مدّعی ہو اس کے ساتھ نبوّت نہیں ہوگی۔ اس نکتہ کو غور سے سمجھو۔ خدا تمہیں ہدایت دے۔

اس موقع پر یہ بات بھی یاد رکھے جانے کے لائق ہے کہ ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا یہ مفہوم سمجھتے ہیں کہ اب کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جو شریعتِ جدیدہ لانے والا ہو اور قرآنِ مجید پر تبر چلانے والا ہو۔ یاد رکھو کہ جو عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ مجید سے اِس دَور میں سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السّلام نے کیا ہے اور جو خدمت قرآن اور اسلام کی حضور علیہ السلام نے سرانجام دی ہے، تم اور تمہارے یہ مولوی قیامت تک کبھی خواب میں بھی اس کا تصوّر نہیں کرسکتے۔

یہ بھی نہایت عجیب بات ہے کہ "تحفّظِ ختمِ نبوّت" کی دُکانیں چلانے والے مولویوں میں دیوبندی سب سے پیش پیش ہیں حالانکہ یہ دیوبندی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اُن کے بزرگوں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا قاری محمد طیّب کی کتب 'تحذیر النّاس' اور 'خاتم النبیّین'۔

تحذیر النّاس میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ لکھتے ہیں:۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمّدیؐ میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" (تحذیر النّاس صـ ۲۸)

مولانا قاری محمد طیّب مہتمم دارالعلوم دیوبند مذکورہ بیان کی تشریح میں لکھتے ہیں:۔

"ختمِ نبوّت کے معنیٰ قطعِ نبوّت یا انقطاعِ رسالت کے نہیں کہ اب نبوّت کی نعمت دُنیا میں باقی نہ رہی یا اس کا نور عالم سے زائل ہوگیا بلکہ تکمیلِ نبوّت کے ہیں۔"

(خاتم النّبیین صـ ۵ ناشر ادارہ تاج المعارف دیوبند۔ یو۔ پی)

اسی بناء پر اہلِ حدیث، بریلوی اور اہلِ سنّت والجماعت فرقہ کے مولوی آج تک ان دیوبندیوں کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے متعلق دوصد علماءِ اسلام کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:۔

"وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ حضرت سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد وکافر ہیں۔ اور ان کا ارتداد وکُفر سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد وکُفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی ان جیسا مرتد اور کافر ہے۔"

پھر لکھا ہے:۔

"مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل محترز ومجتنب رہیں۔ اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں۔"

پھر لکھا ہے:۔

"نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط واجتناب رکھیں۔" (المعلن محمد ابراہیم بھاگلپوری مطبوعہ برقی پریس اشتیاق منزل ہیوٹ روڈ۔ لکھنؤ صـ ۱۳)

حیرت ہے آج انہی دیوبندی مولویوں کو تحفّظِ ختمِ نبوّت کے ٹھیکیدار بنا دیا گیا ہے۔ اگر باقی فرقوں کے مسلمانوں میں کچھ غیرت ہے اور اگر ان کو اپنے قابلِ احترام بزرگوں کے فتووں کا کچھ بھی پاس ہے تو دیوبند کے ان شریر مولویوں سے جو صرف فتنہ پرور ہی نہیں بلکہ اپنے بزرگوں کی باتوں کو چھپانے والے ہیں ضرور پرہیز کرنا چاہیئے۔ (باقی صـ ۱۱ پر)

ارشادِ نبویؐ
اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ
(عملوں کا دارومدار انجام پر ہے)
— (منجانب) —
یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:—
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ میںگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:—
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE:- 04524 - 649.

مخالف صفوں میں گھبراہٹ

مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں حق و صداقت کے دشمنوں کے دلوں میں پائے جانے والے خوف و ہراس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

سَنُلْقِی فِی قُلُوبِ الَّذِینَ کَفَرُوا الرُّعْبَ۔ جو لوگ حق و صداقت کے منکر ہیں اُن کے دلوں میں ہم ضرور (مومنوں کے بارے میں) رعب ڈال دیں گے۔ (۳:۱۵۲)

سَاُلْقِی فِی قُلُوبِ الَّذِینَ کَفَرُوا الرُّعْبَ۔ میں منکروں کے دلوں میں خوف ڈالوں گا۔ (۸:۱۳)

وَقَذَفَ فِی قُلُوبِہِمُ الرُّعْبَ ان کے دلوں میں رعب داخل کر دیا۔ (۳۳:۲۷)

فَاَتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِی قُلُوبِہِمُ الرُّعْبَ۔ اللہ تعالیٰ اُن کے پاس ایسے راستوں سے آئے گا جن کا انہیں وہم و گمان تک نہیں ہوگا۔ اور اُن کے دلوں میں اُس نے رعب ڈال دیا (۵۹:۳)

مذکورہ آیات قرآنی کی روشنی میں آج جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقیات اور نہایت کامیاب سرگرمیوں کو دیکھ کر اُس کے مخالفوں کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ لوگ گھبراہٹ اور سراسیمگی کے شکار ہو کر احساس کمتری میں مبتلا ہیں چنانچہ جماعت اسلامی کیرلہ کا ترجمان بودھنم (BODHANAM) نے اپنی ۱۶ جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔

"امریکہ میں قادیانی تحریک کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ نیویارک واشنگٹن سانفرانسسکو وغیرہ مقامات میں زمانہ جدید کی تمام آلائشوں سے بھرپور نہایت شاندار مراکز موجود ہیں۔ ان لوگوں کی مضبوط منصوبہ بندی اور شاندار لائحہ عمل ان کامیابیوں کا ضامن ہے۔

یورپ اور افریقہ کے ممالک سے لے کر دنیا بھر میں قادیانی لوگ پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی آبادی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ غانا۔ نائیجیریا۔ آیوری کوسٹ لائبیریا۔ جنوبی افریقہ وغیرہ ممالک میں ان کی موجودگی نمایاں طور پر عیاں ہے۔

افریقہ کے غریب طبقوں کو طبی امداد اور تعلیمی سہولت وغیرہ پہنچا کر اپنے دام فریب میں پھنسانے میں یہ لوگ بہت حد تک کامیاب ہیں۔

قادیانیوں کے مضبوط مراکز میں برطانیہ کو بہت بڑی اہمیت ہے۔ لندن میں ایک سے زائد ان کی اپنی مسجدیں ہیں سنہ ۱۹۸۹ء میں لندن میں کھولے گئے قادیانی مرکز جدید سائنس و ٹیکنولوجی آلات سے آراستہ ہے۔

یہاں کے مضبوط پریس سے ان کے بہت سارے لٹریچرز اور قرآنی تراجم طبع ہو کر اکناف عالم میں پھیلائے جاتے ہیں حال ہی میں چینی زبان میں مختلف لٹریچرز اور قرآن ترجمہ شائع کر کے وہاں بھی داخل ہوئے ہیں۔ ان کے قرآنی ترجموں کے ابتدائی صفحات مسیح موعود مرزا غلام کے دعاوی اور تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ نہ صرف امریکہ اور برطانیہ میں بلکہ صیہونیت کے مرکز اسرائیل میں قادیانیوں کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا جاتا ہے۔ مقبوضہ فلسطین میں ان کے تعلیمی و تبلیغی و دیگر مراکز کارفرما ہیں۔"

(بودھنم ۱۶ جولائی ۱۹۹۴ء)

جی ہاں آج جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفین بھی اس کی عالمگیر عظیم الشان اور کامیاب تبلیغی سرگرمیوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں اس کو کہتے ہیں

الحق ما شہدت بہ الاعداء

اس حقیقت اور سچائی کا اعتراف کئے بغیر دشمنوں کے لئے کوئی چارہ نہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف عالمگیر سطح پر اور مختلف حکومتوں کی پشت پناہی میں زر کثیر خرچ کرتے ہوئے کی جانے والی شدید مخالفانہ سرگرمیوں کے باوجود اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی اور اس کی وسعت اُس کے حق و صداقت کا بین ثبوت ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ وَہُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ کہ اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اُس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور فیصلہ تو اللہ ہی کرتا ہے۔ اور کوئی اس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے (۱۳:۴۲)

اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا اَفَہُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ پس کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم ان کی زمین کی طرف بڑھ رہے ہیں اور کناروں کی طرف سے اس کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں تو کیا وہ غالب آئیں گے (۲۱:۴۵)

ان آیات کریمہ کے مطابق جب ایک طرف الٰہی سلسلہ میں لوگ جوق در جوق داخل ہوں گے اور یدخلون فی دین اللہ کا نظارہ دیکھیں گے تو مخالفوں اور دشمنوں کی زمین کم ہوتی اور سکڑتی جائیگی

الٰہی سلسلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہمیشہ یہ وعدہ رہا ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کہ ہم اس حیاۃ دنیا میں بھی اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد و نصرت فرماتے رہیں گے۔ (۵۲ : ۴۰)

اس دائمی الٰہی وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اس کی تائید و نصرت سے جماعت احمدیہ تمام روکاوٹوں اور مخالفانہ سرگرمیوں پر غلبہ پاتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کی ان ترقیات کا ذکر کرنے کے بعد مذکورہ مودودی رسالہ لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی تمام ترقیات برطانیہ اور صیہونی حکومتوں کی پشت پناہی اور ان اسلام دشمن حکومتوں کی مالی امداد پر مشتمل ہیں

یہ وہی پرانی اور فرسودہ افتراء پردازی اور جھوٹا الزام ہے جس کا ہزار دفعہ جواب دیا جا چکا ہے۔ اور اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے چیلنج دیا جاتا رہا ہے۔ لیکن یہ چیلنج قبول کرنے کی ایمانی جرأت ان مفتریوں اور کذابوں کو آج تک حاصل نہیں ہوئی حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء کو بذریعہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ (M.T.A) ان مخالفوں اور مفتریوں کو یہ چیلنج دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نام پر قسم کھا کر یہ حلف اٹھائیں کہ ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ احمدیوں کو برطانوی اور صیہونی حکومتوں سے مالی امداد اور پشت پناہی حاصل ہو رہی ہے اور ہم یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ الزام بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور فیصلہ ہم خدا تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں۔

خاکسار نے مذکورہ مودودی رسالہ میں شائع شدہ اس مضمون کا مکمل جواب ہمارے ماہنامہ رسالہ ستیہ دوتن میں شائع کر کے رسالہ کے ایڈیٹر اور مذکورہ مضمون نگار کو حضور اقدس ایدہ اللہ کا یہ چیلنج پیش کر کے اس کو قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ ایک مامور من اللہ کی قائم شدہ جماعت ہے۔ اس کے آگے بڑھتی ہوئی تیز رفتاری کو کوئی سفلی طاقت اپنے جھوٹ، فریب اور افتراؤں سے روک نہیں سکتی

خدا تعالیٰ الٰہی سلسلہ کو ایک بڑھتے ہوئے درخت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ پہلے اس کی روئیدگی نکالتا ہے۔ اور پھر اس کو آسمانی و زمینی غذا کے ذریعہ مضبوط کرتا ہے۔

پھر اس کو اس کی جڑ پر قائم کرتا ہے اور اُس کی شاخیں دنیا بھر پھیلاتا ہے اس بڑھتی اور پھیلتی ہوئی حالت کو دیکھ کر کفار غیظ و غضب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

یہی کیفیت آج جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفوں کی ہے اس وقت ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ موتوا بغیظکم (۱۲۰:۳) کہ تم اپنے غیظ و غضب کو ساتھ لے کر موت تک پہنچ جاؤ۔ لیکن اس الٰہی سلسلہ کی بڑھتی ہوئی حالت کو کوئی روک نہیں سکتا۔

اذکروا موتاکم بالخیر

مبلغ اسلام محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کا ذکر خیر

منصور احمد بی۔ ٹی۔ لندن

آسمانِ احمدیت کے درخشاں ستاروں میں ایک منوّر اور چمکدار ستارہ "قدرت اللہ" کے نام گرامی سے بھی چمکتا رہا۔ ہاں اُس روشن ستارے کو حضرت حق نے اپنے کلام کو ازبر کرنے کی بھی سعادت بخشی۔ اور یوں وہ قدرت اللہ حافظ قدرت اللہ کے اسم مبارک سے تہائی صدی تک عالمگیر جماعت احمدیہ میں نہ صرف جانے پہچانے جاتے بلکہ اپنی گوناگوں خوبیوں کی بناء پر عزّ و احترام سے بھی مخاطب کئے جاتے محترم حافظ صاحب موصوف جنہوں نے ۱۲ مئی ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے دس بجے ۷۷ سال کی عمر میں لندن میں وفات پائی۔ اس میں شک نہیں کہ ان کی وفات نے ان کے پیاروں عزیزوں اور مداحوں کو ایک عظیم صدمے سے دوچار کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میری یہ خوش بختی اور خوش قسمتی تھی کہ صغر سنی ہی سے اُس چمکدار ستارے کی ضیاء پاشیوں سے کسی نہ کسی رنگ میں محظوظ ہوتا رہا۔ دارالامان کے مطہر ماحول میں انہیں جب بھی دیکھا مسکراتے ہوئے دیکھا۔ ان کا خوبصورت چہرہ خوش بصیرت آنکھیں۔ سرخ و سفید رنگ بیضوی دہانہ سڈول اور مضبوط قوی سر پہ صاف اور خوبصورت بندھی ہوئی پگڑی مردانہ شان لئے ہوئی۔

جماعت احمدیہ کا یہ سپوت عظیم عالم باعمل تھا۔ حفظ قرآن کے علاوہ انہوں نے دیگر علمی و ادبی سندات بھی حاصل کی ہوئی تھیں۔ اور پھر ان علوم کو نہ صرف اپنی زندگی میں پیوست کیا۔ بلکہ اُس کو سپردِ عام کیا۔ ابتداء ہی سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کے ممبر رہے۔ اُن دنوں صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) خدام الاحمدیہ کے صدر تھے محترم حافظ صاحب کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ اپنے صدر صاحب کے دست راست تھے۔ ان دنوں جتنے بھی جماعتی اجتماعات ہوتے۔ خدام الاحمدیہ بجا طور پر پیش پیش ہوتی اور حافظ صاحب کا وجود نمایاں طور پر مصروف کار نظر آتا۔ اور اس طرح علم کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی نکھرتی رہی۔ اور جب ہمارے آقا حضرت المصلح الموعود (رضی اللہ عنہ) کو مبلغین کی ضرورت ہوئی تو اُس مرد مومن کی نگاہ دُوربین نے حافظ صاحب کو بھی چن لیا اور مقصود کی آمین باری تعالیٰ کی نظروں میں قبول ہوئی۔ اور محترم حافظ صاحب کلمۂ اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے منتخب ہوئے۔ اور اس طرح اول مرتبہ وہ انگلستان بھجوائے گئے پھر جوں جوں تبلیغی میدان وسیع ہوتا چلا گیا۔ توں توں حضرت مصلح موعودؓ اپنے منتخبہ ستاروں کو مختلف ممالک میں بھجواتے رہے۔ محترم حافظ صاحب نے قلیل عرصہ ہی میں یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا انتخاب یقیناً صحیح تھا۔ چنانچہ حضور اقدس نے انہیں انگلستان سے ہالینڈ جانے کا ارشاد فرمایا۔ جہاں آپ کو اپنے جوہر دکھانے کا بھرپور اور وافر موقع ملا۔ اور اس طرح احمدیت کو اُس ملک میں روشناس کروایا۔ ابتداء میں ملکی زبان نہ جانتے ہوئے بھی کامیابی حاصل کی۔ اور بعد ازاں تو "ڈچ" زبان نہ صرف سیکھی بلکہ اُس پر عبور حاصل کیا۔ جس سے تبلیغی امور میں ہی آسانی نہ ہوئی بلکہ اپنے ذاتی کاموں کی ادائیگی میں بھی سہولت ہوئی۔ اور اُن کا حلقۂ احباب بتدریج وسیع ہوتا چلا گیا۔ ڈچ زبان سیکھنے کے بعد اب وہ علم جو قادیان کے مدرسوں میں قابل اساتذہ سے حاصل کیا گیا تھا۔ اب ہالینڈ میں پھل لانے لگا۔ اور ہالینڈ کی سعید روحیں ہولے ہولے احمدیہ مشن سے وابستہ ہونے لگیں۔ اور پھر اُس ملک سے احمدیت کے ایسے ایسے شیدائی پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی خدمات دینیہ سے اپنی تاریخ خود لکھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اُس پر نکھار محترم حافظ صاحب کا ہی کارنامہ تھا۔ اور آنے والے مورخ اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ نہ صرف فراموش نہیں کر سکتے بلکہ اُن کے کارناموں کو سنہری حروف سے لکھیں گے۔

محترم حافظ صاحب کے بیرونی ممالک تشریف لے جانے کے بعد تھوڑے سے عرصہ کے بعد پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اور مجھے بھی اپنے والدین کے ہمراہ داغ ہجرت اٹھانا پڑا۔ چند سال پاکستان میں رہنے کے بعد خاکسار سکاٹ لینڈ چلا گیا۔ اور پھر جب قدم جمے تو گرد و نواح پر نظر گئی ہوتی گئی نئی نئی جگہوں کو دیکھنے کا شوق جو کبھی گردش ایام کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اب حالات کے سدھرنے کے ساتھ اپنی گردن اونچی کرنے لگا خواہش ہوئی کہ ہالینڈ کی مسجد کی دید کے ساتھ ساتھ اپنے بچپن کے "ہیرو" سے ملاقات کی جائے۔ محترم حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا تو انہوں نے نہایت محبت بھرا اظہار ارسال فرمایا "ہیگ" آنے کی دعوت دی۔ خاکسار جب پہلی دفعہ اُن کا مہمان ہوا۔ تو حقیقت مزید واضح ہوئی۔ اور یہ عقدہ اور کھلا کہ "اکرام ضیف" کس کو کہتے ہیں۔ مکرم حافظ صاحب نے جس والہانہ انداز میں عاجز کو خوش آمدید کہا۔ اُس سے ان کی محبت کا نیا انکشاف ہوا۔ عجیب عجیب رنگ سے وہ اپنی محبت کا اظہار فرماتے۔ کبھی مشروب پیش ہو رہا ہے تو کبھی سیر و تفریح کی پیشکش ہو رہی ہے۔ اور ہمیں وقت کے گزرنے کا احساس تک نہیں ہوا۔ محض حسن اتفاق تھا کہ ان دنوں روم (اٹلی) میں "اولمپک" ختم ہوئی تھی۔ اور پاکستان کی ہاکی ٹیم نے پہلی دفعہ طلائی تمغہ حاصل کیا تھا۔ حافظ صاحب چونکہ خود بھی ہاکی کے بہترین کھلاڑی تھے (بلکہ میرا تاثر ہے کہ ہالینڈ میں انہوں نے وہاں کی قومی ہاکی ٹیم کی بھی "کوچنگ" کی ہے) انہوں نے پاکستان کی فاتح ٹیم کو دعوت دی چنانچہ ایک شام احمدیہ مشن ہاؤس ہیگ اس طرح بھی چمک رہا تھا کہ نوزائیدہ ملک پاکستان کی فاتح ہاکی ٹیم وہاں مہمان تھی۔ اور محترم حافظ صاحب بہت پیار اور خلوص سے فرائض مہمان نوازی ادا فرما رہے تھے۔ خاکسار کی موجودگی اُن کے لئے غالباً باعث مسرت تھی کہ راقم الحروف کو بھی ان کا ہاتھ بٹانے کی توفیق اور سعادت ملی۔ ان کی محبت اور پیار ہی کا اثر تھا کہ ۱۹۶۳ء میں میری اہلیہ اور مجھے پھر ان کی مہمان نوازی کی سعادت نصیب ہوئی۔ میری اہلیہ شادی کے بعد پہلی دفعہ وطن لوٹ رہی تھی اور ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ گلاسگو سے کراچی تک کا سفر بذریعہ ریل ہوگا اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ہم اُس وقت کے تمام مراکز احمدیت اور مساجد دیکھتے ہوئے چلیں۔ چنانچہ اُس کے پیش نظر لندن کے بعد ہمارا دوسرا پڑاؤ "ہیگ" تھا۔ اب کی بار محترم حافظ صاحب کی زوجہ محترمہ نے جس محبت اور پیار سے میری اہلیہ کو خوش آمدید کہا۔ کہ آج تک ان دونوں میں پیار اور محبت بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم حافظ صاحب نے اُس تعلق کو بہت بڑھا دیا۔ اور اب وہ نہ صرف میری اہلیہ سے پیار کرتی ہیں۔ بلکہ میری بیٹی طاہرہ سے بھی ان کی شفقت اور پیار دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ محترمہ موصوفہ کی دعائیں بے لوث ہیں۔ اور یہ سب کچھ بعد از فضل ربی۔ محترم حافظ صاحب کی توجہ اور پیار کا نتیجہ ہے۔

الغرض محترم حافظ صاحب جن کی صفات عالیہ دن بدن ہم پر عیاں ہوتی رہی ہیں۔ اور پھر جب وہ ہالینڈ اور انڈونیشیا میں تبلیغی کارہائے نمایاں ادا کرنے کے بعد مستقلاً لندن تشریف لائے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے انہوں نے لندن ہی کو اپنا مسکن بنا لیا تو پھر تو ان سے ملاقاتیں اکثر ہوتی۔ جماعت احمدیہ انگلستان کا کوئی بھی اجتماع ہو۔ محترم حافظ صاحب کو ہمیشہ دعوت دی جاتی اور وہ بھی نہایت

(باقی صفحہ ۱ پر)

خطبہ جمعہ

محمد رسول اللہ اور قرآن ہر ایسے الزام سے پاک اور بلند تر ہیں جو آج کا مولوی اسلام اور محمد رسول اللہ اور قرآن پر لگا رہا ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۴ء مطابق ۲۹ وفا ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد، برطانیہ

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له. وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۝ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ۝ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝

(سورۃ المنافقون آیات ۱ تا ۹)

توہین رسالت کے نام پر جو مختلف ممالک میں یعنی اسلامی کہلانے والے ممالک میں تعزیراتی کاروائیاں کی جارہی ہیں اور اپنے دستوروں میں ان تعزیرات کو باقاعدہ دفعات کی صورت میں داخل کیا جارہا ہے اس سلسلے میں میں نے خطبات کے ایک سلسلے کا آغاز کیا تھا اور جماعت کو یہ بتایا تھا کہ چونکہ لمبا مضمون ہے ایک دو تین خطبوں کی بات نہیں اس لئے میں کوشش کروں گا کہ آئندہ جلسے کے خطبے پر کسی حد تک اس مضمون کو سمیٹوں اور پھر بقیہ حصے کو افتتاحی تقریر میں بیان کروں۔ آج میں نے جن آیات کی تلاوت کی ہے ان کا اس مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے موقع اور محل کے مطابق ان پر تفصیلی روشنی بعد میں ڈالی جائے گی لیکن سادہ ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم فرماتا ہے جب منافقین تیرے پاس آتے ہیں یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، تو گواہی دیتے ہیں کہ تو یقیناً اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں۔ گواہی یہ دے رہے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اللہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ ہاں تو اللہ ہی کا رسول ہے اور اس کے باوجود خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جو یہ اعلان کر رہے ہیں جھوٹ بول رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً انہوں نے اپنی قسموں کو ایک ڈھال بنالیا ہے۔ کس غرض سے؟ فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تاکہ اس بہانے بیچ میں داخل ہو کر اللہ کے رستے سے لوگوں کو روکیں۔ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - یقیناً بہت برا ہے جو یہ کرتے ہیں۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا یہ منافقین نہیں ہیں جو شروع ہی سے نفاق رکھتے تھے بلکہ ان منافقین کی بات ہو رہی ہے جو پہلے ایمان لے آئے تھے ایمان لانے کے بعد انہوں نے کفر کیا ہے "آمنوا ثم کفروا" پس صرف منافق ہی نہیں مرتد بھی ہیں اور یہ بہت ہی اہم حصہ ہے اس آیت کا کیونکہ اس سے صرف ایک مضمون پر نہیں بلکہ ایک دوسرے اہم مضمون پر بھی روشنی پڑتی ہے جو آجکل اسلامی ممالک میں مبحث بنا ہوا ہے یعنی مرتد کی سزا کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس صورت میں ان دونوں مضامین کو ایک جگہ اکٹھا کر رہا ہے۔ ایسے بدبخت منافقین کا ذکر کیا جارہا ہے جو یقیناً ایمان لے آئے تھے اور یقیناً بعد میں کافر ہوگئے یعنی ارتداد اختیار کر گئے۔ "فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ" اور بیماری اس حد تک بڑھ گئی کہ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی اب ان کے بچنے کا، ان کے دوبارہ ایمان لانے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ پس یہ اگر وہم کسی دل میں ہو کہ یہ دوبارہ ایمان لاسکتے تھے اس لئے ان سے نرمی کا سلوک کیا گیا۔ اس وہم کو قرآن کریم کی یہ آیت ہمیشہ کے لئے رفع کر دیتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آئندہ ایمان لانے، توبہ کرنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہا کیونکہ خدا گواہی دے رہا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۝ اس کیفیت کو پہنچ چکے ہیں کہ ان کے سوچنے کی طاقت معطل اور ماؤف ہو چکی ہے۔ وہ بات نہیں سمجھ سکتے۔ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ یہ معلوم، معروف لوگ ہیں ان کی جسمانی طرز ان کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھنے والی آنکھوں کو پسند آتے ہیں اور یہاں "تو" میں اگرچہ حضور اکرمؐ ہی مخاطب دکھائی دیتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو کسی کی ظاہری ٹھاٹھ باٹھ سے متاثر ہونے والے انسان نہیں تھے اس لئے بعض دفعہ رسول کے حوالے سے امت کے ہر فرد کو مخاطب کیا جاتا ہے تو مراد یہ ہے کہ اے سننے والے، اے دیکھنے والے جب تو ان لوگوں کو دیکھتا ہے تو ان کی ظاہری ٹھاٹھ باٹھ ان کے رہن سہن سے متاثر ہوتا ہے۔ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ اور ایسی بناوٹ سے، ایسی لوچدار باتیں کرتے ہیں کہ جب بات کرتے ہیں تو تجھے ان کی باتیں بھی دلچسپ معلوم ہوتی ہیں تو کان لگا کے ان کی باتوں کو سنتا ہے۔ "كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ" لیکن اندر سے یہ حال ہے کہ منافق جیسے بزدل ہوتے ہیں یہ بھی سخت بزدل ہیں جیسے خشک لکڑیاں چن دی جائیں تو ذرا سا آگ کا شعلہ بھی ان کو بھڑکا دیتا ہے اور بھسم کر دیتا ہے خواہ آسمانی بجلی ہو یا زمین سے پیدا ہونے والی آگ ہو یہ لوگ محفوظ نہیں ہیں لیکن جب لکڑیاں چن کر رکھی جائیں تو بہت بھلی دکھائی دیتی ہیں۔ یورپ میں خاص طور پر سردیوں کے لئے لکڑیاں سجائی جاتی ہیں اور ناروے میں بہت رواج ہے بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر ایک آسمانی بجلی کا شعلہ یا ایک دیا سلائی ان کو آگ لگادے تو ایک دم بھڑک کر وہ خاکستر ہو جاتی ہیں۔ تو فرمایا ان لوگوں کی اندرونی حالت یہ ہے دیکھنے میں بڑے اچھے سجے ہوئے اور اچھی طرح اپنی ذات میں قائم وجود دکھائی دیتے ہیں مگر خود ڈرتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ذرا سی کوئی آفت آئی تو ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوگی۔ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ یہ ہیں دشمن ان سے بچ کے رہو۔ اگر ان کا علم نہیں کہ کون ہیں تو بچ کے کس سے رہو۔ صاف مضمون کھول دیا گیا ہے۔ نام لئے بغیر ہر اس شخص کا ذکر ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں جانا پہچانا منافق تھا۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ اللہ کی لعنت ان پر یہ کہاں دور ہٹے جاتے ہیں۔ لیکن انسان کو قتل کا حکم یہاں بھی نہیں دیا۔ اللہ کی لعنت ہو ان پر لیکن کہیں اشارۃً یا کنایۃً یہ نہیں فرمایا کہ تمہیں حق ہے مسلمانو کہ ان کا قتل وغارت کرو۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اتنی واضح ان کی شناخت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں جب ان آیات کا نزول ہوا ہے اس سے پہلے ہی صحابہ ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ان کو کہا کرتے تھے کہ تم توبہ کرو استغفار سے کام لو تو اللہ کا رسول تمہارے لئے استغفار کرے گا۔ وہ تو مجسم شفقت ہے اس لئے اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دو توبہ کر لو تاکہ خدا کے رسول کی استغفار تمہیں نصیب ہو۔ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ" وہ سر مٹکاتے ہیں وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ اور بھی خدا کی راہ سے لوگوں کو پھراتے ہیں، باز نہیں آتے اور تکبر میں مبتلا ہیں۔

پس اگر یہ معین لوگ نہیں تھے تو قرآن کریم نے کن کا ذکر فرمایا ہے کن کے پاس لوگ جایا کرتے تھے۔ ان کو سمجھایا کرتے تھے کون آگے تکبر سے سر مٹکایا کرتے تھے اور کون تھے جو خدا کی راہ سے روکتے تھے اور باز نہیں آتے تھے اور مسلسل تکبر میں مبتلا رہے۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ برابر ہے ان پر خواہ تو ان کے لئے استغفار کرے یا نہ استغفار کرے۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اگر ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے تو پھر استغفار سے کوئی ان کو فائدہ پہنچ سکتا تھا؟ کیا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا استغفار ان کو عذاب سے بچا سکتا تھا؟ صحابہ اپنی خوش فہمی میں یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں پر ہم مہر کر دیں ان کو کسی نبی کا استغفار بھی بچا نہیں سکتا۔ ان کی تقدیر ہمیشہ کے لئے لکھی جاچکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا برابر ہے ان پر خواہ تو ان کے لئے استغفار کرے یا نہ کرے۔ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اللہ ہرگز کسی صورت میں ان کو معاف نہیں فرمائے گا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کی قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ" ایسے شریر لوگ ہیں کہ اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ جو محمد رسول اللہ کے پاس ان کے ساتھ رہنے والے ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کیا کرو۔ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ پھر پیسہ دو یعنی لالچ بھی دیتے ہیں کہ اگر تم چھوڑ دو تو ہم تمہیں پیسہ دیں گے، ہم ہر طرح سے تمہاری خدمت کریں گے۔ آجکل جرمنی میں بھی یہ

مہم چلی ہوئی ہے۔ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بوزنین احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور کثرت کے ساتھ وہاں روپیہ پیسہ پھینکا جارہا ہے اور قطعی گواہیاں اس بات کی ہیں کہ سعودی عرب کا پیسہ وہاں پانی کی طرح بہایا جارہا ہے کیونکہ بعض ...وبوزنین ہیں بوزنین میں تبلیغ میں سب سے آگے اور بڑے ہمت والے باوقار انسان ہیں جن کی باتوں کا لوگوں پر اثر پڑتا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ ان کو باقاعدہ پیش کش کی گئی ہے کہ ہم تمہیں اتنے ہزار ماہانہ دیا کریں گے یا اس سے بھی زیادہ اور تم کسی طرح احمدیت کو چھوڑ دو۔ انہوں نے صاف جواب دے دیا کہ میرا ایمان بکاؤ نہیں ہے تم اپنے پیسے اپنے پاس رکھو مگر کسی صورت بھی میں نہیں چھوڑ سکتا۔ تو جو اس وقت ہو رہا تھا وہ آج بھی ہو رہا ہے ہم اس کے عینی شاہد ہیں۔ پس قرآن کریم کا جو کلام ہے یہ دائمی اثر رکھنے والا ہے۔ انسانی فطرت سے تعلق رکھتا ہے۔ آغاز آدم سے قیامت کے دن تک کے واقعات انسانی فطرت کے حوالے سے اس میں بیان ہوئے ہیں جن میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ تو فرمایا جب وہ یہ کہتے ہیں کہ تم ان کو چھوڑ دو اور ہم تمہیں پھر اس کے نتیجے میں مالا مال کر دیں گے تو اللہ فرماتا ہے "وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" بیوقوف بھول جاتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے خزانے تو اللہ کے پاس ہیں۔ یہ کسی کو کیا دیں گے۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ منافق ایسے بیوقوف لوگ ہیں کہ ان باتوں کو سمجھتے نہیں ہیں اور پھر يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ
ان میں ایسا بھی بدبخت ہے جو کھلم کھلا یہ اعلان کرتا ہے کہ ہمیں مدینہ لوٹنے دو وہاں کا سب سے معزز انسان نعوذ باللہ من ذلک وہاں کے سب سے ذلیل انسان کو نکال باہر کرے گا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ جیسے خزائن اللہ ہی کے پاس ہیں، عزتیں بھی سب اللہ ہی کے پاس ہیں اور اس کے رسول کے لئے ہیں "وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ" اور مومنوں کے لئے بھی۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ" لیکن یہ منافق لوگ ہیں جو کچھ علم نہیں رکھتے۔

میں نے مضمون کا آغاز اس بات سے کیا تھا کہ سب سے اہم توہین تو اللہ کی ہے۔ اللہ ہی کی ذات سے تعلق میں ہر نیکی کا وجود ہوتا ہے ہر نیک شخص وجود میں آتا ہے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول ہو۔ تمام عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اللہ کی عزت کو چھوڑ کر پھر کوئی عزت بھی باقی نہیں رہتی۔ پس ہتک رسول کا مضمون اللہ کی ہتک سے شروع ہوتا ہے اس کو نظرانداز کر کے تم کن باتوں میں پڑ گئے ہو اور اللہ کی ہتک کا جہاں تک تعلق ہے قرآن کریم نے اس مضمون کو مختلف پیرایوں سے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور ایک بھی جگہ اللہ تعالیٰ کی ہتک کے نتیجے میں انسان کو اختیار نہیں بخشا کہ وہ اس کو کسی قسم کی کوئی سزا خود دے۔ ایک آیت میں اس سے پہلے پڑھ چکا ہوں اس کے حوالے سے بات کر چکا ہوں اب ایک اور پہلو سے۔ قرآن کریم کا اسلوب بڑا عجیب ہے۔ ایک اور پہلو سے اس مضمون کو چھیڑتا ہوں جس کا قومی عقائد سے تعلق ہے۔ قومی عقائد کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ یہ بیان فرمارہا ہے کہ بعض مذاہب کے عقائد ایسے ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی توہین پائی جاتی ہے اور ان میں سب سے زیادہ توہین آمیز عقیدہ عیسائیت کی طرف منسوب فرمایا گیا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا یہ اعلان کرتے ہیں کہ رحمٰن خدا نے بیٹا بنا لیا ہے لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا دیکھو تم بہت ہی سخت بہت بری بات کر رہے ہو۔ اتنی بری بات ہے کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا
یہ بات اتنی خطرناک ہے کہ اس سے آسمان پھٹ سکتے ہیں اور زمین دو نیم ہو سکتی ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتی ہے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو سکتے ہیں۔ جس کا خدا یہ ایمان ہو اس کی طرف سے اس سے بڑی گستاخی نہیں ہو سکتی کہ اس نے اپنے بیٹے بنا لئے ہیں یا اس کی کوئی اولاد ہے اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا کس بات سے آسمان پھٹ سکتے ہیں پہاڑ ریزہ ریزہ ہو سکتے ہیں زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتی ہے، دوبارہ دھرایا ہے اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا کہ انہوں نے رحمٰن کی طرف اولاد منسوب کر دی ہے وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا حالانکہ اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنا لے اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے وہ اللہ کے حضور ایک غلام کی صورت میں حاضر ہو گا۔ ایک مخلوق، ایک بندے کی صورت میں حاضر ہو گا اور کوئی شخص اس کے بیٹے کے طور پر اس کے حضور حاضر نہیں ہو گا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا اللہ تعالیٰ نے ان کا گھیرا ڈال رکھا ہے اور ان کی گنتی سے خوب باخبر ہے جانتا ہے کہ یہ کتنے لوگ ہیں کون ہیں کیا کچھ کرتے ہیں وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ان میں سے ہر ایک، ایک ایک کر کے، انفرادی طور پر خدا کے حضور حاضر ہو گا۔ یہ ہے وہ توہین خداوندی جو ایک مذہبی عقیدے کی بنیاد کے طور پر قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے اور اتنا سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے کہ قریب ہے اس عقیدے سے آسمان اور زمین اور پہاڑ پھٹ پڑیں لیکن اس کے باوجود انسان کو اختیار نہیں بخشا کہ وہ خدا کی گستاخی کرنے والوں کو کوئی بدنی سزا دے۔ (سورۃ مریم آیات ۸۹ تا ۹۶)

پھر سورۃ کہف (آیات ۵ و ۶) میں بھی یہی مضمون بیان فرمایا ہے اور فرماتا ہے "كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ" بہت ہی خطرناک بات، بہت ہی ظالمانہ بات ہے "کبرت" حد سے بڑھی ہوئی، حد سے تجاوز کی ہوئی بات ہے "اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا" سوائے جھوٹ کے یہ لوگ اور کچھ نہیں کہتے۔ یہ تو قرآن کریم کا بیان ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی توہین کا تعلق ہے اور مختلف جگہوں میں مختلف صورتوں میں جہاں تاریخ انبیاء کا ذکر ہے وہاں ان کے معاندین کا، خدا تعالیٰ کا تحقیر سے ذکر کرنا بھی بیان ہوا ہے ایک کے بعد دوسرے نبی کی تاریخ آپ پڑھتے چلے جائیں قرآن سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ تمام قرآن میں اس بات کی قطعی گواہیاں موجود ہیں کہ انبیاء کے مخالفین نے اللہ تعالیٰ کی گستاخیاں کیں اور اسی وجہ سے آنحضرت کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو ان کی باتوں سے دل آزار مت ہو یہ ظالم تو اللہ کے خلاف بھی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ اور اللہ اور رسول کی ہتک کو اس طرح ایک جگہ باندھ دیا اور نصیحت صبر کی فرمائی، نصیحت اعراض کی فرمائی۔ کہیں یہ نہیں کہا کہ اس کے نتیجے میں تلوار ہاتھ میں لو اور ان کی گردنیں اڑا دو۔ جہاں تک عمومی تکذیب کا تعلق ہے میں نے وہ سب آیات اس لئے چھوڑ دی ہیں کہ ہر قرآن کا قاری جانتا ہے بہت زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے لیکن کوئی دنیا کا مولوی ایک بھی ایسا نہیں جو اس اعلان کا جو میں یہاں کر رہا ہوں اس کا انکار کر سکے۔ قرآن کریم کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خلاف گستاخانہ جملوں کا ذکر فرماتا ہے خدا کی تضحیک۔ خدا کے ساتھ تمسخر کا ذکر فرماتا ہے اور کسی ایک جگہ بھی انسان کو اجازت نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کی ان گستاخیوں کا بدلہ اپنے ہاتھ میں لے۔

کتاب اللہ کی تضحیک کا جہاں تک تعلق ہے صرف قرآن ہی کی نہیں اس سے پہلے تمام کتب کی تضحیک کی گئی اور قرآن کی بطور خاص تضحیک کی گئی سورہ نساء آیت ۱۴۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کتاب میں یہ تعلیم نازل فرمائی ہے یعنی عرش سے یہ تعلیم اتاری ہے تمہارے لئے کہ جب بھی تم سنو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا جائے اور ان سے تمسخر کیا جائے۔ اور یاد رکھیں کہ "آیات اللہ" کا مضمون بہت ہی وسیع ہے تمام انبیاء بھی "آیات اللہ" میں شامل ہیں اور تمام کتب "آیات اللہ" میں شامل ہیں تو فرمایا کہ تمہارے لئے ہم نے آسمان سے اس کتاب یعنی قرآن میں یہ تعلیم نازل فرمائی ہے کہ جب بھی تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جاتا ہے یا ان سے تمسخر کیا جاتا ہے تو کیا کرو؟ تلواریں لے کر ان لوگوں کی گردنیں اڑا دو!؟ ہرگز نہیں "فلا تقعدوا معهم" ان کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ ہے!؟ وہ بھی نہیں۔ فرمایا "حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ" ہاں جب وہ دوسری باتیں شروع کریں تو معاشرے کے جو ملنے جلنے کے آداب ہیں ان کے مطابق ان سے بےشک ملنا جلنا رکھو لیکن اس مجلس میں نہیں بیٹھنا جس میں خدا تعالیٰ کی آیات کی گستاخی ہو رہی ہو۔ یہ قرآنی تعلیم اور قرآنی سزا ہے جو اتنی وضاحت سے پیش کی گئی ہے کہ فرمایا ہے کہ آسمان سے ہم نے تمہارے لئے بطور خاص یہ تعلیم اتاری ہے اگر تم بیٹھو گے ان کے ساتھ تو کیا ہو گا اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ خدا کو تو کوئی نقصان نہیں، اس کے رسولوں کو اس کی آیات کو تو کوئی نقصان نہیں، فتویٰ یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو ضائع کر بیٹھو گے۔ اور تم ان جیسے نہ ہو جاؤ اس لئے ہم تمہیں بچانے کی خاطر یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اس موقع پر ان سے اٹھ کر الگ ہو جایا کرو۔ جہاں تک ان کی سزا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا اس کی پرواہ نہ کرو۔ یہ اللہ کا کام ہے تمام منافقین اور تمام کافروں کو اللہ تعالیٰ جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا: وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ (الانعام:۶۹)
اور اے مخاطب! اول مخاطب چونکہ واحد ہیں اس لئے اول مخاطب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا جب تو دیکھے ان لوگوں کو جو ہماری آیات میں تمسخر کرتے ہیں، تضحیک سے کام لیتے ہیں اور کئی کئی قسم کی باتیں بناتے ہیں فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ" ان سے اعراض کر، ان سے منہ پھیر لے حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں پھر ان سے دنیاوی روابط رکھے جا سکتے ہیں۔

یہ ہے عظمت قرآن۔ یہ ہے کلام اللہ کا حوصلہ اور جگرا۔ یہ وہ تعلیم ہے جو مسلمانوں کے علاوہ بطور خاص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دی گئی۔ ان آیات کے ہوتے ہوئے اس کے مخالف کوئی معنے نشر کرنا یا قبول کرنا سراسر قرآن اور خدا کی گستاخی ہے۔ پس اگر گستاخی کی کوئی سزا ہے تو ان لوگوں کو ملنی چاہئے جو واضح طور پر قرآن کریم کی کھلی کھلی تعلیم کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور اس تعلیم کا انکار کرتے ہیں جو اللہ نے بطور خاص آسمان سے ان کے لئے نازل کی ہے اور اپنے من مانے معانی قرآن کو پہنانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب بھی اپنے حق میں کوئی دلیلیں پیش کرتے ہیں ان آیات پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ ذکر تک نہیں ملتا ان آیات کا ان کی باتوں میں۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا، تقویٰ کا تقاضا یہ تھا کہ اگر ایک مضمون کو چھیڑا گیا ہے اور اس مضمون کی آیات قرآن کریم میں موجود ہیں تو ان کو نظرانداز کر کے تم کوئی استدلال کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ ان کو لو، اکٹھا کرو، پھر دیکھو کہ قرآن کریم کی کھلی کھلی محکمات کیا تعلیم دے رہی ہیں اور کیا بات تم پر کھول رہی ہیں۔ اس کے خلاف جو کچھ بھی ہے وہ رد کرنے کے لائق ہے۔

جو تعلیم آج مسلمان ملکوں میں بعض ازمنہ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے علماء کی طرف سے دی جارہی ہے اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا مزاج بگاڑا جارہا ہے اور ایسا خوفناک مزاج ان کو عطا کیا جارہا ہے جن کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ وہ صرف گستاخی ہی کے مرتکب نہیں بلکہ سارے عالم اسلام میں اسلام کی بدنامی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ایسے دوغلے ہیں کہ جب مغربی ملکوں میں آتے ہیں تو اور تعلیم دلاتے ہیں۔ کہتے ہیں اسلام تو بڑے حوصلے کا مذہب ہے سب سے برابر کا سلوک کرتا ہے ہر شخص کے خواہ وہ کافر ہو، خواہ وہ مومن ہو، حقوق سب برابر ہیں یہاں تک کہ مولوی انگلستان میں یہ اعلان کرتے رہے کہ ہمارے اور احمدیوں کے ہمارے ملک میں حقوق بالکل برابر ہیں کوئی بھی فرق نہیں اور عیسائیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہندوؤں کو کوئی خطرہ نہیں۔ یہ غیر ملکوں کے اعلانات ہیں اور اپنے ملک میں جو اعلانات ہوتے ہیں وہ کیا ہیں اور کیا کردار بنا رہے ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ قرآن کریم کی ہتک کے الزام میں ایک شخص کو عدالت میں پیش کئے بغیر محض ملاؤں کے اعلان کے نتیجے میں گوجرانوالہ میں جس جلادی کے ساتھ جس ظالمانہ طور پر مارا گیا ہے اس کے واقعات پڑھ کے لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حافظ سجاد فاروق آف گوجرانوالہ کو ۱۲ اپریل کو اس الزام پر کہ اس نے قرآن کریم کی توہین کی ہے اور اسے جلایا ہے۔ یہ الزام کیسے لگا اس پر؟ وہ چائے بنا رہا تھا ابلتا ہوا پانی غلطی سے اس سے پاس قرآن کریم رکھا ہوا تھا اس پر جا پڑا۔ اس بے چارے نے استغفار کے رنگ میں توبہ کے رنگ

میں. کہا او ہو ہو مجھ سے کیا گناہ ہو گیا. قرآن جل گیا ہے۔ اس کی بیوی نے بلند آواز سے کہا او ہو ہو گیا ظلم ہو گیا ہمارے ہاں میاں کے ہاتھ سے قرآن جل گیا وہ پتلی دیوار تھی ہمسایوں نے اس بات کو سن لیا۔ انہوں نے شور مچایا مولویوں تک بات پہنچی، ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ سارا محلہ اردگرد سے لوگ بلوائی بن کر اکٹھے ہو گئے پولیس لائی گئی پولیس کے ہاتھوں زبردستی چھین کر اس بے چارے کا جو حشر کیا گیا۔ بغیر پوچھے بغیر وضاحت طلب کئے وہ یہ تھا۔ یہ ایک خبر کے حوالے سے میں آپ کو بتا رہا ہوں مساجد سے اعلان کیا گیا اور لوگوں سے کہا گیا کہ وہ تھانے پہنچ جائیں اور پولیس سے چھڑا کر اس شخص کو خود سزا دیں مساجد سے ہی قتل کا فتویٰ جاری کیا گیا ہزاروں لوگوں نے تھانے پر حملہ کیا اسے سنگسار کرنے کے لئے پولیس سے زبردستی چھڑوا لیا اور ننگا کر کے. یہ قرآنی تعلیم پر عمل ہو رہا ہے. ننگا کر کے سنگسار کرنا شروع کیا۔ وہ اللہ کے واسطے دیتا رہا کہ سب جھوٹ ہے میں قرآن کی عزت کرنے والا ہوں اور کسی نے اس کی بات کو نہ سنا۔ وہ حافظ قرآن تھا جس کے اوپر یہ الزام لگایا جا رہا ہے اس کے بعد اس کی نعش کو جلایا گیا اور جلی ہوئی نعش کو موٹر سائیکل کے پیچھے باندھ کر شہر کی گلیوں میں گھسیٹا گیا اور پھر اس جلی ہوئی گھسیٹی ہوئی نعش پر سنگ باری کی گئی۔ آخر پولیس نے مسخ شدہ لاش حاصل کی اور پولیس کے اہل کار اسے ر ندھیرے میں لے کر قبرستان میانی صاحب میں دفن کر آئے۔ یہ ایک اور دلچسپ بات ہے۔ احمدی اگر ان کے قبرستان میں دفن ہو جائے تو ان کے سارے جو مدفون ہیں ان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے کہیں خدا ان کو بھی جہنم میں نہ ڈال دے کہ احمدی کیوں پاس دفن ہو گیا۔ وہ شخص اگر واقعی ایسا مردود تھا کہ اس نے قرآن کریم کی ہتک کی تھی تو قطع نظر اس کے کہ قرآن کیا کہتا ہے ان کے نزدیک اس سلوک کے لائق تھا جو اس سے کیا گیا ہے اور وہ میانی صاحب کے قبرستان میں دفن ہے کسی اور مردے کو خطرہ لاحق نہیں ہوا۔ مگر یہ تو ضمنی بات ہے۔

یہ وہ ظالمانہ کردار ہے جس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف. قرآن کی طرف منسوب کرنا اتنی بڑی گستاخی ہے کہ اگر کسی گستاخی کی کوئی سزا ہے تو اس گستاخی کی سزا ہونی چاہئے۔ قرآن تو سزا نہیں پیش کرتا۔ حدیث سے تو کوئی سزا ثابت نہیں۔ لیکن جن لوگوں کے نزدیک ہے انہوں نے ان مولویوں کا منہ کیوں کالا نہیں کیا کیوں ان کو نہیں پکڑا کہ تم نے بڑی بدبختی کی ہے انصاف کے سارے تقاضے بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کو پارہ پارہ کرتے ہوئے تم نے قرآن کی طرف غلط تعلیم منسوب کی۔ محمد رسول اللہ کے کردار کی طرف غلط تعلیم منسوب کی اور پھر اپنی طرف سے خود ہی منصف اور خود ہی عادل بن بیٹھے اور فیصلہ وہ کیا جس کا عدل سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ جن ملکوں میں یہ خوفناک مزاج پیدا کیا جا رہا ہو اس کی پہچان اس سے بڑھ کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی مولوی بدبخت سے بدبخت مولوی اگر اس کو کہا جائے کہ خدا کی قسم کھا کے یہ اعلان کرد کہ میرے نزدیک حضرت محمدؐ رسول اللہ کے وقت میں ایسا واقعہ ہوتا تو محمدؐ رسول اللہ اور آپؐ کے ساتھی یہ حرکتیں کرتے. کبھی ایسی قسم کھانے کی جرات نہیں کر سکتا۔ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے جانتا ہے کہ قرآن اور محمد رسول اللہ کی سنت سے ان باتوں کا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

جہاں تک انبیاء کی توہین کا تعلق ہے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ چند آیات نمونۃً میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں مسلسل انبیاء کی توہین کا ذکر چلتا ہے اور کسی ایک جگہ بھی انسان کو اس توہین کے نتیجے میں توہین کرنے والے کو سزا دینے کا اختیار نہیں دیا گیا۔

فرماتا ہے "كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ" (الذاریات: ۵۳) اسی طرح ان سے پہلے جو رسول آتے رہے ہیں یعنی پہلے رسولوں کا ذکر ہے ان کا ذکر کر کے فرمایا اسی طرح ان سے پہلے بھی جو رسول آتے رہے ہیں جب بھی آتے تھے ان کو ان کے مخالفین نے کہا یا ان کو جادوگر کہا یا پاگل قرار دیا۔ اور پاگل اور جادوگر قرار دینا کیا مولویوں کے نزدیک عزت کے کلمات ہیں یا تذلیل کے کلمات ہیں۔ اگر تذلیل کے کلمات ہیں تو بتائیے ان کی کہاں سزا قرآن کریم نے مقرر فرمائی ہے یہ آیت سورہ الذریت سے لی گئی ہے۔

سورہ یٰسین آیت ۳۱ میں ہے "مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ" ایک بھی رسول ان بدبخت دنیا والوں کے پاس نہیں آیا مگر ضرور اس سے وہ ٹھٹھا کرتے رہے اور تمسخر اڑاتے رہے۔ کیا اس کا نام ہتک رسالت ہے یا نہیں ہے یہ سوال اٹھتا ہے۔ اگر رسولوں سے مذاق اڑانا گستاخی نہیں ہے اور ہتک نہیں ہے تو پھر ہتک کا تمہارا تصور کیا ہے اور اگر ہے اور یقیناً ہے تو اس کی سزا قرآن کریم نے کہاں مقرر فرمائی ہے۔

پھر فرمایا "وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ" (زخرف: ۸) میں بھی یہی مضمون ہے۔

سورۃ الاعراف آیت ۶۱ کے حوالے سے ہے نوح کو ان کی قوم نے کہا اِنَّا لَنَرٰكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ہم تمہیں اول درجے کا گمراہ پاتے ہیں کھلا کھلا ضلالت والا. راہ راست سے ہٹا ہوا۔ مولویوں کے نزدیک پتہ نہیں یہ ہتک ہے یا نہیں ہے مگر میں عام انسان کو جس کی عقل اس قدر مسموم نہیں ہو چکی کہ اپنے عقائد کے چکر میں پڑ کر اس میں سوچنے کی طاقت بھی نہ رہی ہو، ان کو مخاطب کرتے ہوئے میں بتاتا ہوں کہ یہ مسلسل ہتک کی باتیں ہیں اور شدید گستاخی کے واقعات ہیں جو قرآن کریم کی رو سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ پیش آتے رہے۔ پھر حضرت نوحؑ کو کہا "قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ" (القمر: ۱۰) کہ یہ شخص مجنون ہے اور ایسا دھتکارا ہوا ہے جو چاہے اس کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کا سلوک کرے اسے ذلیل و رسوا کرے کھلی چھٹی ہے۔ حضرت نوحؑ کے متعلق کہا "اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ" (المومنون: ۲۶) "اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ" اس کو تو جن چڑھ گیا ہے اور جن چڑھنا شیطان چڑھنا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ (الانبیاء: ۶۹) کہ یہ ایسا شخص ہے کہ اس کی سزا آگ میں جلائے جانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اگر تم اپنے معبودوں کی مدد کرنا چاہتے ہو تو اس کو آگ میں جلا دو۔ یہ عزت افزائی کے کلمات ہیں جو قرآن کریم نے ابراہیمؑ کے واقعات میں بیان فرمائے ہیں!؟

پھر لوطؑ کے متعلق کہا قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ (الشعراء: ۱۶۸) انہوں نے لوطؑ سے کہا کہ اگر تو باز نہیں آئے گا تو ہم تجھے ضرور دیس نکالا دے دیں گے اپنے ملک سے نکال باہر کریں گے۔

اور حضرت صالحؑ سے کہا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ (الشعراء: ۱۵۴) کہ تجھ پر تو جادو ہو چکا ہے اپنی ہوش عقل ٹھکانے نہیں رہے جادو والے سے ہم کیا بات کریں۔ پھر مزید اس پر یہ بات بڑھائی۔ "بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ" (القمر: ۲۷) وہ بہت سخت جھوٹا اور حد سے بڑھا ہوا ہے اپنی بے راہروی میں۔

حضرت ہودؑ کے متعلق الاعراف: ۶۷ میں لکھا ہے قوم نے کہا اِنَّا لَنَرٰكَ فِيْ سَفَاهَةٍ اے ہود ہم تو تجھے بہت ہی بیوقوف دیکھ رہے ہیں پرلے درجے کا احمق انسان ہے وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ صرف یہی نہیں ایک بیوقوف اوپر سے جھوٹا یعنی جیسے کہتے ہیں کریلا اور نیم چڑھا تو کہتے ہیں بیوقوف تو خیر تو ہے ہی اوپر سے جھوٹا بھی نکلا ہے۔ یہ عزت افزائی کے کلمات مولویوں کے نزدیک ہوں گے کیونکہ ان میں کوئی سزا مقرر نہیں اگر ہتک رسول ہوتی تو سزا بھی تو ہونی چاہئے تھی۔

حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے متعلق فرعون نے کہا اور فرعون کی قوم نے "اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ" (المومنون: ۴۸) کیا ان جیسے عام انسانوں کی ہم اطاعت کریں جبکہ ان کی قوم ہماری عبادت کر رہی ہے۔ عابدون کا مطلب غلام ہے اور چونکہ اس میں عبادت کا مفہوم بھی ہے تو غلامی اس حد تک پہنچ جائے کہ گویا کسی مالک کی کسی آقا کی پرستش شروع ہو جائے۔ یہ دونوں مضمون اس ایک لفظ میں داخل ہیں۔ ہمارے غلام، ہمارے نوکر چاکر ان کی مجال کیا ہے یہ تو گویا ہماری عبادت کرتے ہیں اور ان لوگوں میں سے یہ موسیٰ ہو اور ہارون اور ہم انکی اطاعت کرنی شروع کر دیں یہ کیسے ممکن ہے۔

حضرت شعیبؑ کے متعلق "قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ" وہی مسحرین کا الزام جو حضرت صالحؑ پر لگایا گیا تھا شعراء آیت ۱۸۵ میں درج ہے کہ حضرت شعیبؑ پر بھی لگایا گیا۔ الشعراء: ۱۸۷ میں ہے "اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ" ہم تو سوائے اس کے کچھ نہیں جانتے کہ تو یقیناً جھوٹا ہے۔ انبیاء پر الزام کی تو یہ داستان ہے۔

انبیاء کے مقدس خاندان اہل بیت سے تعلق رکھنے والوں اور ان کی ماؤں پر بھی تو الزام لگائے گئے اور وہ بھی ایسی چیز ہے جس سے بہت اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ عام دنیا دار اللہ کی ہتک پر اتنے مشتعل نہیں ہوا کرتے جتنے اپنے انبیاء اور ان کے رشتے داروں کی گستاخی پر مشتعل ہو جاتے ہیں۔ تو ایک طرف تو عیسائیوں کا وہ عقیدہ بیان کیا گیا جو موحدین کو مشتعل کرنے والا تھا۔ اب یہودی موحدین کا وہ عقیدہ بیان کیا جا رہا ہے جو عیسائیوں کے لئے جائز وجہ اشتعال رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے کسی سزا کا کوئی اعلان نہیں فرمایا "وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا" (النساء: ۱۵۷) کہ یہود ایسے ظالم لوگ ہیں کہ صرف کفر نہیں کیا بلکہ مسیح کی ماں پر نہایت ناپاک الزام لگایا جس کے نتیجے میں مسیح بھی ایک جائز انسان کہلانے کا مستحق نہیں رہا۔ کیا یہ ہتک عزت نہیں ہے؟ کیا یہ رسول اور اس کی ماں اور ان دونوں کی ایسی ہتک نہیں ہے کہ اگر کوئی سزا مقرر ہوئی چاہئے تو یہاں اعلان ہو جانا چاہئے تھا کہ اس کی یہ سزا ہے!۔ تو پھر تم ان باتوں کو کس کھاتے میں ڈالو گے۔ کیسے ان آیات کے ہوتے ہوئے ان قوموں سے سلوک کرو گے۔ اگر اپنی من مانی کرنی ہے تو ہر ہتک کے نتیجے میں قتل لازم ہے اس لئے اگر تقویٰ کا ادنیٰ سا بھی شائبہ تمہارے اندر پایا جاتا ہے تو اس اعلان کے بعد ایک طرف عیسائیوں کے قتل و غارت کے لئے تلواریں سونت لو اور نکل کھڑے ہو دوسری طرف یہود کو قتل کرنے کے لئے ان پر حملہ آور ہو جاؤ اور یہ نہ دیکھو کہ اس راہ میں تمہاری جان جاتی ہے کہ ان کی جاتی ہے۔ اگر یہ دیکھنا ہے تو پھر غیرت کون سی ہوئی۔ غیرت تو وہ ہوا کرتی ہے کہ جب کسی ماں کی بے عزتی ہو تو بچے خواہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں بڑے سے بڑے ظالم کے سامنے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ غیرت تو مرغی سے سیکھو کہ جب اس کے بچوں پر چیل جھپٹتی ہے تو تن جاتی ہے آور چیل کے سامنے اٹھتی ہے اور اس کے مقابلے کے لئے اڑانیں کرتی ہے۔ جب خونخوار کتا جس کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں اس کے چوزوں پر حملہ آور ہوتا ہے تو قطع نظر اس کے کہ اس کی جان پر کیا بنے گی وہ بپھرتی ہوئی اس کتے پہ جا پڑتی ہے۔ یہ عام جانوروں کی غیرت ہے. تم ایسے ظالم لوگ ہو کہ خدا اور رسول کی عزت کی غیرت کے حوالے دیتے ہو لیکن قرآن میں جہاں جہاں ان کی بے عزتیوں کا ذکر ہے ان سے آنکھیں بند کر کے گزر جاتے ہو اور کہتے ہو کہ یہاں نہیں۔ عیسائی بہت طاقتور لوگ ہیں ان کو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہودی بہت طاقتور ہیں ان کو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم تو وہیں اپنی غیرت کا مظاہرہ کریں گے جہاں ہم اتنے طاقتور ہوں کہ ہمارے قتل کے نتیجے میں ہمارے منہ پر خراش بھی نہ آسکے۔ اسلامی غیرت کا یہ تصور ہے!؟ کس کس جگہ انہوں نے اسلام کو بدنام کیا ہے وہ شمار میں نہیں آسکتیں باتیں۔ اب آگے چلئے یہ بھی کہتے ہیں کوئی ایسی بات نہیں۔ حضرت مریمؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں یہود، رکھتے پھریں ہمیں کیا اس سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے متعلق کہتے ہیں کہ سب بے عزتیاں برداشت خدا کی بے عزتی برداشت مگر محمد رسول اللہ کی بے عزتی ہم برداشت نہیں کر سکیں گے۔

آیئے اب قرآن کریم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ہتک کے واقعات کا اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا (الفرقان: ۵)

یہ کہتے ہیں کہ یہ سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں جو محمدؐ نے خود گھڑ لیا ہے اور یہی نہیں یہ ایک اور قوم کا ایجنٹ بھی ہے "واعانہ علیہ" اس جھوٹ، افتراء باندھنے میں اور گھڑنے میں ایک دوسری قوم نے اس کی مدد کی ہے۔ اپنے لوگ نہیں ہیں۔ "اخرون" سے مراد ہے کوئی باہر کی قوم ہے جو اس کی مدد کے لئے آئی ہے "فقد جاءو" انہوں نے مل کر یہ شرارت کی ہے "جاءو ظلما وزورا" بہت بڑا ظلم کمایا ہے ان لوگوں نے مل کر اور بہت بڑا جھوٹ گھڑا ہے۔ کیا یہ ہتک رسول ہے یا نہیں؟! اگر نہیں تو تمہاری منطق کیا ہے تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ ہتک اور کس کو کہتے ہیں۔ اور اگر ہے تو اس کی سزا بتاؤ قرآن کریم میں کہاں لکھی ہے؟

وَقَالُوٓا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ اكۡتَتَبَهَا فَهِىَ تُمۡلٰى عَلَيۡهِ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا۝

(الفرقان: ۶)

ابھی پر بس نہیں کی انہوں نے کہا یہ تو پرانے لوگوں کی باتیں ہیں "اکتتبھا" محمد رسول اللہ نے، رسول اللہ تو میں کہہ رہا ہوں یعنی ان کے نزدیک محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) نے "اکتتبھا" اسے لکھوا رکھا ہے، کسی کی مدد سے لکھوا لیا ہے "فھی تملی علیہ بکرۃ و اصیلا" یہ جانتے تھے اور اقرار کرتے تھے کہ پڑھے ہوئے نہیں ہیں اس لئے لکھوایا بھی کسی سے اور کوئی اور پڑھنے والا صبح شام ان پر یہ باتیں پڑھ کے سناتا ہے تاکہ یہ بھول نہ جائیں۔

پھر سورۃ المومنون کی آیات ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان ظالموں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا کیا کہہ کر اذیتیں پہنچائیں کہا اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اِۨفۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا انہوں نے کہا کہ ایسا شخص ہے جس نے خدا پر جھوٹ کا طومار باندھ رکھا ہے وَّمَا نَحۡنُ لَهٗ بِمُؤۡمِنِيۡنَ۝ ہم ایسے شخص پر ایمان ہرگز نہیں لا سکتے۔ محمد رسول اللہ نے کیا جواب دیا اپنے غلاموں کو یہ تلقین فرمائی کہ اٹھو تلواریں سونتو اور ان کے سر تن سے جدا کر دو! ہرگز نہیں۔ "قال رب انصرنی بما کذبون" اے میرے رب تو میری مدد فرما اس وجہ سے کہ لوگ مجھے جھٹلا چکے ہیں میرا کوئی اختیار نہیں۔ تو ہی ہے جو میری مدد فرما سکتا ہے۔ (المومنون: ۳۹، ۴۰)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیوانہ کہا گیا۔ سورہ الحجر میں فرماتا ہے:

وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الَّذِىۡ نُزِّلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ اِنَّكَ لَمَجۡنُوۡنٌ۝ (الحجر: ۷)

انہوں نے کہا اے وہ شخص اور خطاب دیکھیں کیسا تحقیر کا ہے۔ اے وہ شخص جس پر ذکر اتارا جا رہا ہے تو یقیناً پاگل ہے اس کے سوا ہم اور کچھ نہیں کہہ سکتے لَوۡ مَا تَاۡتِيۡنَا بِالۡمَلٰۤئِكَةِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ۝ (الحجر: ۸) اگر تو سچا ہوتا تو ہمارے پاس فرشتے لے کے کیوں نہ آتا۔

مَا نُنَزِّلُ الۡمَلٰۤئِكَةَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَمَا كَانُوۡۤا اِذًا مُّنۡظَرِيۡنَ۝ (الحجر: ۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سزا تو دینی ہے۔ ہم ہی دیں گے مگر جب حق پوری طرح ثابت ہو جائے ان پر۔ پھر خدا فرشتے بھیجتا ہے اور جب فرشتے بھیجتا ہے تو ان لوگوں کو پھر کوئی مہلت نہیں دی جاتی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بار بار مجنون کہا گیا۔ الحجر: ۷ میں لکھا ہوا ہے پھر سبا: ۴۷ میں ہے۔

القلم کی آیت ۵۲ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں (جس میں کچھ تھوڑا تھوڑا مضمون کا اضافہ ہے میں یہی آیات لے رہا ہوں ورنہ آیات تو بہت کثرت سے ہیں) وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَـمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ۝ ایک طرف تو ذکر کا یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے کلام کا حوالہ دیتے ہیں تحقیر کے ساتھ اور طعنوں کے ساتھ کہ گویا وہ جس پر ذکر اتارا جا رہا ہے۔ تیرا یہ حال ہے کہ اللہ نے چنا بھی تو کس شخص کو چنا جو مجنون ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس ذکر کو وہ طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں جب وہ سنتے ہیں تو غیظ و غضب میں مبتلا ہو جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے اس ذکر میں کوئی ایسی طاقت ہے، ایسی شان ہے جس سے ان کے سینوں میں آگ بھڑک اٹھتی ہے ورنہ پاگلوں والی باتوں پر کوئی بھڑکا نہیں کرتا۔ پاگلوں والی باتوں پر تو ہم نے سوائے اس کے کہ کوئی پاگل ہو کسی کو غصہ میں آتے نہیں دیکھا وہ ہنستے ہیں مذاق اڑاتے ہیں پتھر بھی مار دیتے ہیں مگر پاگل کی بات پاگلوں والی سن کر کوئی بھڑک اٹھے، یہ نہیں ہو سکتا۔ تو قرآن کریم کا انداز بیان دیکھیں اسی بیان میں اس کا توڑ بھی رکھ دیا بتا بھی دیا کہ تم جھوٹے ہو اگر یہ ایسا ذکر تھا جو تمہارے سامنے پیش کرتا ہے جو پاگلوں والی باتیں ہیں تمہیں غصہ کس بات کا آ جاتا ہے فرماتا ہے

وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَـمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ۝

پاگل ایسے ہیں کہ جب ذکر کو سنتے ہیں تو غیظ و غضب سے ان کی آنکھیں لال ہو جاتی ہیں یعنی آنکھیں لال ہونے کا تو اردو محاورہ ہے قرآن کریم فرماتا ہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے ذکر سنتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ ابھی تجھے غضب آلود نظروں سے پھسلا دیں گے۔ اب پاکستان سے آئے ہوئے لوگ تو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ مولوی جن آنکھوں سے ان کو دیکھتا ہے وہ لگتا ہے کہ غضب ناک نظروں ہی سے ان کے پاؤں تلے سے زمین نکال دے گا اور وہی فطرت انسان کی قدیم سے اسی طرح چلی آ رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی یہی حال تھا ان لوگوں کا۔ اس سے پہلے زمانوں میں بھی یہی حال تھا کہ بات سنتے تھے اور غصہ آ جاتا تھا اور غضب آلود نگاہیں ڈال ڈال کر ڈرانے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے یہ شخص تو محض دیوانہ ہے اگر دیوانہ ہے تو دیوانے کی بڑ پر غصہ کس بات کا آتا ہے۔

پھر فرمایا وَاِذَا رَاَوۡكَ اِنۡ يَّتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىۡ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوۡلًا۝ (الفرقان: ۴۲) کہ جب تجھے دیکھتے ہیں تو تمسخر اور ٹھٹھوں کا نشانہ بنا لیتے ہیں جب دیکھتے ہیں تیرا مذاق اڑاتے ہیں اور بات اس طرح کرتے ہیں "اھذا الذی بعث اللہ رسولاً" دیکھو دیکھو یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کیسا تکبر، کیسی تحقیر اور ان سب گستاخیوں کا ذکر کرتے کرتے ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ تلوار پکڑ کر ان کے سر اڑانے کی تعلیم نہیں دے رہا۔ مولویوں کے کان میں اگر کسی نے پھونک دیا تو وہ اللہ نہیں ہے جس نے محمد رسول اللہ پر کلام نازل فرمایا تھا کوئی اور روح ہے جو یہ باتیں پھونک رہی ہے کیونکہ اس خدا کو اس وقت یاد نہیں تھا کہ آئندہ زمانوں میں گستاخی کی سزا موت اور موت کے سوا کوئی مقرر نہیں کرنی اور وہ بھی انسانی ہاتھوں سے۔ پس قرآن کے نزول کے وقت تو اللہ تعالیٰ کو یہ باتیں یاد نہیں اب مولویوں کو کہاں سے سجھائی دے گئیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ کوئی اور چیز ہے جو ان کے کانوں میں یہ باتیں گھول رہی ہے یا پھونک رہی ہے۔ پھر فرمایا:

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (سورہ الانبیاء: ۴۲)

اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی تمام رسولوں کی تضحیک کی گئی یا رسولوں کی تضحیک کی گئی پس جس چیز سے وہ تضحیک کیا کرتے تھے اس تضحیک نے خود ان کو گھیرے ڈال لئے یعنی خدا کی تقدیر نے ان کو سزا دینے کے لئے وہ ساری باتیں ان کے خلاف پیدا کر دیں جو انبیاء کے خلاف وہ استعمال کیا کرتے تھے۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ يَّتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىۡ يَذۡكُرُ اٰلِهَتَكُمۡ‌ (سورہ الانبیاء: ۳۷)

کہ یہ لوگ جب تجھے دیکھتے ہیں تجھ سے مذاق کرتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور باتیں اس طرح کرتے ہیں کہ یہ وہ شخص ہے جو ہمارے معبودوں کے تذکرے کرتا ہے دیکھو دیکھو اس کی صورت دیکھو۔ کیا یہ سب عزت افزائی کے کلمات ہیں اگر نہیں تو قرآن کریم نے کہاں ان کی سزا مقرر فرمائی اور ان سب باتوں کو سن کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود کیا نمونہ دکھایا۔ یہ آیات تو مسلسل ایک سلسلہ ہے تمام انبیاء کی تضحیک کا تذکرہ ایک طرف اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف گستاخیوں اور تمسخر کا تذکرہ ایک طرف۔ قرآن کریم میں یہ مضمون پہلے تمام انبیاء کے مضمون پر بھاری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام انبیاء سے جو مذاق کئے گئے جو ان کی رسوائیاں کرنے کی کوشش کی گئی وہ سارے ایک طرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جو بدسلوکی کی گئی، وہ پھر ان سب انبیاء سے کی گئی بدسلوکیوں پر بھاری ہوتی ہے۔

پھر یہ بھی کہا گیا کہ ہم اس لئے اس کی دشمنی کرتے ہیں کہ آباؤ اجداد کے مذہب سے ہٹانے والا ہے۔ پھر کہا گیا کہ یہ شاعر ہے ہم تو انتظار کر رہے ہیں کہ زمانے کی آفات اس کو کچل کے رکھ دیں گی۔ (الطور: ۳۱) پھر کہا گیا کہ پراگندہ خیالات اور خوابوں ہی کو اپنا الہام بنا بیٹھا ہے۔ پراگندہ خوابیں ہیں نفسانی خیالات ہیں (الانبیاء: ۶) اور آجکل کے مولوی الہام سے ملتا جلتا ایک اور غلیظ لفظ استعمال کرتے ہیں تو ترقی یافتہ ہیں کافی۔ وہی طرز ہے وہی نہج ہے جو پہلوں کی تھی صرف بدکرداریوں میں اور بدزبانیوں میں ان سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ کہتے ہیں اس نے تو اپنی طرف سے بات بنالی ہے (الطور: ۳۴) پھر معجزات کا انکار اور یہ کہنا کہ کہتے ہیں بڑے معجزات آئے ہیں ایک بھی لا کے دکھائے معجزہ تب ہم مانیں گے یہ تو ایک بھی معجزہ پیش نہیں کر سکتا (روم: ۵۹) اب یہ باتیں میں پرانے زمانے کی کر رہا ہوں جن کو قرآن کا زیادہ علم نہیں ہے وہ شاید یہ سمجھ رہے ہوں میں اس زمانے کی بات کر رہا ہوں بعینہٖ یہی بات پاکستان کے مولوی احمدیوں سے کہتے اور ان سے مطالبے کرتے ہیں کہتے ہیں تم کہتے ہو مرزا صاحب نے بڑے معجزے دکھائے ایک لا دو۔ ایک بھی آیا تو ہم مان جائیں گے اور جو معجزوں کا سردار تھا جس سے معجزوں کے سمندر پھوٹے جس کے کلام کے متعلق فرمایا گیا کہ اگر ان نشانات کو لکھ لیں ان آیات کو جو قرآن میں نازل ہو رہی ہیں اور ان کے معانی کو۔ سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلم بن جائیں تو ایک کے بعد سمندر پر سمندر ختم ہوتے چلے جائیں اور نئے ان کی مدد کو آتے چلے جائیں تب بھی آیات الٰہی، کلمات اللہ کا مضمون ختم نہیں ہو گا اور سب سے بڑا کلمات کا مضمون قرآن کریم میں بیان ہے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو اس وقت بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ایک دکھا دو ایک نشان لاؤ اور ہم ایمان لے آئیں گے اللہ تعالیٰ اس کا بھی جواب دے چکا ہے وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ وہ خدا کی قسمیں کھا کھا کر یہ اعلان کرتے ہیں لَـئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا ؕ اگر وہ ایک بھی محمد رسول اللہ آیت لا دیں تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل انما الایت عند اللہ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یومنون" (الانعام: ۱۱۰) اللہ کے پاس تو بے شمار آیات ہیں مگر کیسے تمہیں سمجھا دیں کہ جھوٹے ہیں بدبخت ساری آیات بھی آ جائیں تب بھی یہ نہیں مانیں گے پہلے تھوڑی آیات ہیں جن کا انکار کر بیٹھے ہیں اور کونسی آیت ان کو منوا لے گی۔ تو ان کا سلوک تھا انبیاء سے یہ سلوک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ تھا اور پھر یہ کہ تیری باتیں سننے کی تو وہ رکھتے ہیں اور جب تو ان سے باتیں کرتا ہے تو پھر نظر انداز کر دیتے ہیں بے عزتی کرتے ہیں گویا انکے کانوں میں بوجھ پڑ گیا ہے (الانعام: ۲۶) یہ سارے طریق انہوں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جھٹلانے اور آپ کی تکذیب کے اور آپ کی تذلیل کے اختیار کئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کہیں اس کے جواب میں سوائے اس کے کہ ان کو ہدایت کی دعائیں دی ہوں ان کے خلاف کوئی بدنی کاروائی نہیں فرمائی نہ آپؐ کو اس کی تعلیم دی گئی جہاں تک معین تذلیل کا تعلق ہے جہاں تک ایک معین واقعہ تضحیک کا تعلق ہے اس صورت میں وہ آخر پر بیان ہوا ہے جس کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی۔

وہ آیت یہ ہے:

يَقُوۡلُوۡنَ لَـئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ لَيُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ‌ ؕ

سورۃ المنافقون میں جن منافقوں کا ذکر ہے ان کے سردار کی بات اب ہو رہی ہے اور اس کا معین ہونا اتنا قطعی ہے کو کوئی ادنیٰ سا بھی شعور رکھنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی Identity نہیں ہے۔ لوگ جانتے نہیں تھے کہ یہ کون ہے۔ فرمایا "یقولون لئن رجعنا الی المدینہ" وہ

منافقین یہ اعلان کر رہے تھے کہ اگر یا جب ہم مدینے واپس لوٹیں گے تو وہاں کا سب سے معزز انسان یعنی عبد اللہ بن ابی بن سلول مدینے سے وہاں کے سب سے ذلیل انسان کو نکال باہر کرے گا۔ اس سے بڑی گستاخی رسول کا تصور بھی ممکن نہیں۔ ایسے خبیث الفاظ میں ایک انسان صحابہ کے سامنے کھلم کھلا یہ اعلان کرتا پھرے اور اس کے ساتھی اس بات کو شہرت دے رہے ہوں "وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ" اور حال یہ ہے کہ تمام عزت اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے اور انہی کے واسطے سے مومنین کو نصیب ہے "وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ" لیکن منافقین جو ہیں وہ نہیں جانتے۔

یہ واقعہ غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پر ہوا تھا ایک چشمے پر پانی کی باری کے انتظار میں انصار اور مہاجرین کا ایک جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں عبد اللہ بن ابی بن سلول نے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انصار کو جو مدینے کے رہنے والے تھے مہاجرین کے خلاف کرنے کے لئے اور یہ سمجھ کر کہ آج میرا موقع ہے آج میں اپنی ساری گزشتہ رسوائیوں کا بدلہ اُتاروں گا۔ یہ بد بخت اعلان کیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں کیا ہوا سیرت ابن ہشام میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسی طرح درّ منثور للسیوطی میں بھی اس کا حوالہ ہے کہ قرآن کریم نے جس واقعہ کا حوالہ دیا ہے اس کی تفصیل کیا ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں ان سیرت کی کتب میں اس کی تفصیل یہ ملتی ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول نے جب یہ حرکت کی تو صحابہ کو بہت طیش آیا۔ مگر کسی صحابی نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا بظاہر ان کو یہ یقین تھا کہ یہ شخص واجب القتل ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ایک کے بعد دوسرا آگیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں اجازت دیں ہم اس بد بخت شخص کا سر تن سے جدا کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی کو اجازت نہیں دی۔ یہاں تک کہ اس کا اپنا بیٹا جو منافق نہیں تھا بلکہ مخلص مسلمان تھا وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہو سکتا ہے آپ اس لئے اجازت نہ دیتے ہوں کہ آپ کو خیال ہو کہ میرا باپ ہے بعد میں کسی وقت قتل کرنے والے کے خلاف میرے دل میں غصہ نہ پیدا ہو جائے تو یا رسول اللہ اس کا حل تو یہ ہے کہ میں بھی تو مسلمان ہوں۔ میری بھی تو غیرت کھول رہی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے ہاتھ سے اپنے باپ کا سر تن سے جُدا کر دوں اپنے ہاتھ سے اپنے باپ کو قتل کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اس کی تمہیں کوئی اجازت نہیں۔

یہ ہتک رسول کا واقعہ قرآن میں درج ہے اس سے زیادہ قوی کوئی حدیث ایسی پیش کر سکتا ہے کوئی ملاں جس میں ہتکِ رسول کا مضمون اس طرح بیان ہوا ہو اور پھر قرآن کے معانی کے خلاف مضمون ہو اگر ہوگا تو وہ قوی ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر وہ حدیث جو قرآن کریم کے واضح بیانات سے ٹکراتی ہے وہ ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے گی کیونکہ وہ حدیث ہی نہیں ہے اس لئے مولوی جب ان آیات کو پڑھتے ہیں اور پھر حدیثوں میں پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں یہ دو گستاخیاں کرتے ہیں اوّل یہ کہ قرآن سے اعتبار اُٹھاتے ہیں کیونکہ جیسے قرآن کریم میں کوئی تضاد نہیں۔ محمد رسول اللہ کی ذات میں بھی کوئی تضاد نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم کے کھلے کھلے اعلان کے خلاف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کوئی حدیث ادنیٰ سا بھی مضمون پیش کرے اور اس کو حدیث کہنا ہی گستاخی ہے یا کچھ اس کی باتیں ایسی ہیں جو تمہاری فہم سے بالا ہیں مگر قرآن کریم کے کھلے کھلے اعلان کے بعد کسی حدیث کی طرف اس اعلان سے متضاد مضمون بیان کرنا قرآن کی بھی گستاخی ہے۔ حدیث کی بھی گستاخی ہے۔ محمد رسول اللہ کی گستاخی ہے۔

اب اس واقعہ کے بعد کیا ہوا وہ عجیب داستان ہے احادیث میں اس کا ذکر محفوظ ہے کہ جب یہ شخص اپنی طبعی موت مرا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی کو اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ لہذا طبعی موت مرا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کے جنازے کے لئے روانہ ہوئے۔ صحابہ بہت بے چین تھے مگر حضرت عمرؓ کے سوا کسی نے جرأت نہیں کی۔ حضرت عمرؓ آگے راستہ روک کے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ منافق ہے کیا آپ اس کا جنازہ پڑھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر وہ آیات نازل ہوئی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تو ستر دفعہ بھی ان کے لئے استغفار کرے گا تو میں نہیں بخشوں گا۔ اللہ یہ اعلان کر رہا ہے اور حضرت عمر کی ناسمجھی دیکھیں اپنی ذات میں تو بہت عقل والے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقابل پر کسی صحابی کی کوئی فہم کام نہیں کر سکتی یہ نہیں سوچا کہ جس پر آیت نازل ہوئی ہے وہ اس کا مضمون اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہے جو اس آیت کا حوالہ دے رہا ہے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب یہ بات سُنی تو فرمایا عمر میرا راستہ چھوڑ دو۔ خدا یہ کہتا ہے نا کہ اگر تو ستر دفعہ بھی استغفار کرے گا تو میں نہیں بخشوں گا۔ میں ستر سے زیادہ دفعہ استغفار کروں گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

یہ محمد رسول اللہ ہیں۔ یہ قرآن ہے ہر ایسے الزام سے یہ پاک ہیں اور بلند تر ہیں جو آج کا مولوی اسلام اور محمد رسول اللہ اور قرآن پر لگا رہا ہے۔ اس عظیم کردار کے خلاف جس کے حق میں تمام قرآن گواہ کھڑا ہے اور تمام تاریخ انبیاء گواہ کھڑی ہے۔ کسی کبھی مصنوعی وضعی کسی حدیث کا کسی عالم کے فتوے کا حوالہ دے کر جو بات کرتا ہے وہ گستاخِ رسول ہے، وہ گستاخِ کتاب اللہ ہے وہ اللہ کا گستاخ ہے۔ تمام انبیاء کی اہانت کرنے والا ہے۔ اس کھلی کھلی دن کی طرح روشن گواہی کے خلاف کون ہے جو کوئی عذر بھی اس کے خلاف پیش کر سکے لیکن اب چونکہ یہ مضمون لمبا ہے اور خطبہ پہلے ہی وقت سے کافی آگے بڑھ چکا ہے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ میں افتتاحی تقریر میں بقیہ حصہ بیان کرنے کی کوشش کروں گا اور وہ سارے پہلو بیان کروں گا جن کا اس مضمون سے تعلق ہے بعض سمیٹنے پڑیں گے مجبوری ہے وقت کی لیکن انشاء اللہ اس کے تمام پہلوؤں پر مزید روشنی ڈال جائے گی۔

اب خطبہ ختم ہوتا ہے۔ ساڑھے چار بجے انشاء اللہ دوبارہ یہاں جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوگا تو آپ سب درست ۴½ بجے تشریف لے آئیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل ۲ تا ۸ ستمبر ۱۹۹۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ جس میں حضور نے اسی مضمون کو جاری رکھا قبل ازیں بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

ضروری اعلان

امراء کرام، صدر صاحبان، مبلغین حضرات اور ذیلی تنظیموں سے درخواست ہے کہ سال ۱۹۹۴ء کی تبلیغی، تربیتی اور خدمت خلق کی کارگزاریوں سے متعلق تصاویر اخبار بدر کے سالانہ نمبر کی اشاعت کے لئے بھجوائیں۔

ایسی تصاویر نومبر کے پہلے ہفتہ تک بھجوا دیں۔ شائع نہ کی جانے والی تصاویر آپ کو واپس بھجوادی جائیں گی۔

تصویر کے ساتھ معین تاریخ اور خبر صاف صاف لکھ کر بھجوائیے

جزاکم اللہ تعالیٰ

(ادارہ)

بقیہ: اور حدیث کی طرف دوڑاتے ہیں اور پھر حدیث سے اعتبار اُٹھا دیتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات سے اعتبار اُٹھاتے ہیں۔

تبلیغی و تربیتی مساعی

گورنر بہار و سابق چیف جسٹس آف انڈیا کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

۲۷ر اگست کو پٹنہ میں ہیومن رائٹس ایسوسی ایشن Human Rights Association کے زیر اہتمام ایک پُر رونق تقریب منعقد ہوئی جس میں شہر کے تین صد سرکاری اور سول معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر گورنر بہار جناب اخلاق الرحمٰن قدوائی اور سابق چیف جسٹس آف انڈیا رگن ناتھ مشرا (National Chairman Human Rights) نے افتتاحیہ تقاریر کیں۔ تقریب میں بہار ہیومن رائٹ ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ ریٹائرڈ جسٹس بھے این سنہہ اور جسٹس علی احمد اور دیگر دوستوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر خاکسار اور محترم سید فضل احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار نے جناب اخلاق الرحمٰن گورنر بہار اور بہار ہیومن رائٹس کے چیئرمین کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ دونوں معزز مہمانوں نے خندہ پیشانی سے لٹریچر لیتے ہوئے پڑھنے کا وعدہ کیا۔

(بشارت احمد بشیر انچارج مبلغ بہار مقیم پٹنہ)

کوڈالی (کیرلہ) میں ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ کوڈالی نے ۲۵ تا ۳۱ر جولائی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا ہر روز ایک اجلاس بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں تلاوت اور نظم خوانی کے علاوہ قرآنی تعلیمات اور برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ باوجود بارش کے کثرت سے احباب شریک ہوتے رہے۔

نثار احمد سیکرٹری تبلیغ کوڈالی

جماعتہائے احمدیہ بھارت میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گزشتہ شمارہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی رپورٹیں شائع کی جا چکی ہیں۔ درج ذیل جماعتوں سے مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں عدم گنجائش کے باعث صرف ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص۔ اموال اور نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اور سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دے آمین

(۱)۔ جماعت احمدیہ بھرت پور (بنگال) حالانکہ کچھ عرصہ قبل چند شر پسندوں نے یہاں کی مسجد سے سائنبورڈ اتار کر پھینک دیا تھا لیکن اب جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کی رپورٹ عبد الظہیر صاحب مبلغ سلسلہ نے بھجوائی۔

(۲)۔ جماعت احمدیہ الیپی (کیرلہ) اس جماعت نے جلسہ سیرت النبی صلعم کے علاوہ پانچ ہزار کی تعداد میں بعنوان "بنی آدم کے لئے ایک روحانی راہنما" شائع کیا جس میں انجیل اور ہیرانوں کے حوالہ جات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو ثابت کیا گیا۔ یہ پمفلٹ شہر میں ۲۲ر تا ۲۷ر اگست تقسیم کیا گیا۔ (رپورٹ: اے ایم بشیر صدر جماعت)

(۳) جماعت احمدیہ وانی یم بلم (کیرلہ) جلسہ کے علاوہ ایک نوٹس ایک ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا (نیز) نئے شرکت بھی اعلم (ثقف بلد)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ امۃ القدوس بیگم کا ماہ فروری میں دائیں آنکھ کا کارنیا تبدیل کرنے کا اپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد روٹین چیک اپ کے لئے مئی اور پھر اگست میں حیدرآباد کا سفر کیا گیا۔ ۲۹ر اگست کو ڈاکٹروں نے معائنہ کیا۔ معائنہ کے وقت یہ چیز سامنے آئی کہ آنکھوں میں ٹینشن نارمل سے زیادہ ہے جو زیادہ سے زیادہ ۲۱ ہوتی ہے ۵۲ تک پہنچی ہوئی ہے۔ ڈاکٹروں نے فوراً کاسے موتیے کے اپریشن کا فیصلہ کیا۔ ۳۰ر اگست کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ۳۱ر کو اپریشن ہونا تھا کہ آنکھ میں انفیکشن ہو گیا۔ اس پر پہلے انفیکشن کا علاج کیا گیا۔ ۱۶ر ستمبر کو انفیکشن کے ختم ہو جانے کی رپورٹ ملی۔ چنانچہ ۱۷ر تاریخ کو دائیں آنکھ کے کالے موتیا کا اپریشن کیا گیا۔ ۷ر اکتوبر کو چیک اپ کروانے کے بعد گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اس طرح ۱۰ر اکتوبر کو حیدرآباد سے روانہ ہو کر ۱۲ر کو بخیریت قادیان پہنچ گئے۔ الحمد للہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ باوجود غیر معمولی ٹینشن بڑھ جانے کے آنکھ کی بینائی کو نقصان نہیں پہنچا۔ اب ڈاکٹروں نے ۹ر دسمبر کو چیک اپ کرانے کی ہدایت کی ہے۔

احباب کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد دار المسیح قادیان

بقیہ صہ۲

مسرت سے نہ صرف شمولیت فرماتے بلکہ اپنے نصائح سے بھی مستفید فرماتے اور یہ سلسلہ صرف جماعتی اجتماعات تک محدود نہ تھا بلکہ لنڈن کی ادبی مجالس میں بھی ان کا وجود جانا پہچانا جاتا تھا۔ گاہے گاہے میرے مضامین پر نہ صرف مبارکباد دیتے بلکہ اپنے مخصوص انداز میں شیشے گلے لگاتے تھے اور انتہائی مشفقانہ رنگ میں ذکر فرماتے تھے

گو آج محترم حافظ صاحب ہم میں بظاہر موجود نہیں مگر یہ بات قطعاً مبالغہ نہیں کہ ان کا مسکراتا ہوا چہرہ اور گرم جوش ملاقاتوں کا اثر اب بھی دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے اور جب بھی احمدیہ مشن جانا ہوتا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کا وجود ساتھ ساتھ ہے اور وہ اپنے مخصوص اور مشفقانہ انداز میں کبھی خود کوئی شعر سنا رہے ہیں یا کبھی ہماری کسی تحریر پر تبصرہ فرما رہے ہیں الغرض وہ مشاعرانی جس کی ابتداء قادیان کی سرزمین سے ہوئی تھی اور اس کی انتہا لنڈن کی فضا میں خاموش ہو گئی ہمارے دلوں کو گرمائے ہوئے ہے۔

جانے والے میں بہت خوبیاں تھیں جن کو اس مختصر مضمون میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ خواہش ہے کہ اہل قلم حضرات اس نادر وجود کے بارے میں ان کی زندگی کا ایسا نقشہ کھینچیں جن کے وہ مصداق تھے تاکہ آنے والی نسلیں جب ان تحریرات کو پڑھیں تو انہیں معلوم ہو کہ آسمان احمدیت پر کیسے کیسے چمکدار ستارے جگمگاتے رہے

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے محترم حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام بلند عطا کرے اور سب افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

ولادت — ۱۰۳ واں جلسہ سالانہ مبارک ہو — انجری

مردوں کیلئے لاجواب نسخہ

رد جام عشق

پیٹ درد۔ قبض۔ گیس کے لئے

شکتی لال گولی

جسم میں چستی لانے اور کمزوری دور کرنے کیلئے — ایک بار خدمت کا موقع دیں

پتہ:- چھابڑہ فارمیسی ہرچووال روڈ قادیان پنجاب بھارت

خلاصہ خطبہ جمعہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

جس کے نتیجہ میں معاشرے میں امن و اطمینان پیدا ہوتا ہے ۔ کیونکہ جب آپ معاشرے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھیں گے تو اپنی حالت کو دیکھ کر مقامِ شکر پر فائز ہوں گے ۔ اور سمجھیں گے کہ جو مجھے ملا ہے یہ بھی میرا حق نہیں تھا بلکہ مولیٰ کی عطا ہے ۔ پھر ایسے انسان اپنے سے زیادہ مال و دولت رکھنے والوں کی طرف حسد کی نظر سے نہیں دیکھتے ۔ ان کو نقصان پہنچانے کا خیال دل میں نہیں لاتے ۔ بلکہ ایسے انسانوں کی زندگی غربت اور تکلیف میں بھی سنور جاتی ہے ۔

ایک دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں اُن سے سخت باز پرس کروں گا ۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر دھوکے بازی کی ۔" حضور نے فرمایا ایسی مثالیں جماعت میں تو نہیں لیکن جو جماعت کے دشمن مولوی ہیں اُن سے ایسی مثالیں سرزد ہوتی رہتی ہیں ۔ اس ضمن میں حضور نے بنگلہ دیش کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا وہاں ایک مولوی نے ہماری جماعت کے افراد کو تبادلہ خیالات کے لئے بُلایا اور کہا کہ وہ ہر طرح کے اُن کے ذمہ دار ہوں گے لیکن بعد میں دھوکے بازی کر کے بد امنی پھیلا دی ۔ حضور نے مذکورہ حدیث کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا " دوسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی آزاد آدمی کو پکڑ کر اپنے فائدہ کے لئے اُسے آگے بیچ دیا ۔" حضور نے فرمایا حدیث کے اس ٹکڑے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں غلامی کا کوئی تصوّر نہیں ۔ حضور نے فرمایا مذکورہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس تیسرے آدمی سے قیامت کے دن باز پُرس کئے جانے کا ذکر فرمایا ہے وہ ہے ۔" جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر رکھا اور اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو طے شدہ مزدوری نہ دی "۔ حضور نے فرمایا پہلی دو صورتوں میں جماعت کے افراد کا جہاں تک ملوث ہونے کا معاملہ ہے جماعت کو ان دو صورتوں سے دُور کا بھی رشتہ نہیں لیکن جہاں تک مزدوری نہ دینے کا معاملہ ہے یہ بہت سے باریک پہلو اور باریک پردے رکھتا ہے ۔ حضور نے فرمایا گھروں میں جو خدمتگار رکھنے کا رواج ہے بعض لوگ اُن سے وہ سلوک نہیں کرتے جو خدمتگار کا حق ہے ۔ حضور نے فرمایا خواہ گھر کے نوکر ہوں یا تجارت کے نوکر ہوں اُن سب کے متعلق یہ شائبہ تک بھی نہیں رہنا چاہیئے کہ ایسے شخص کو جس نے انہیں نوکر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ناراضگی کی نظر سے دیکھے ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ ایک اَور حدیث حضور نے بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے ۔ پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے ۔ (بخاری) یعنی اپنے نفس کو پچھاڑ دے ۔ حضور نے فرمایا یہ وہ نصیحت ہے جس پر توجہ نہ دینے کے نتیجہ میں بہت بڑے بڑے دردناک واقعات پیدا ہوتے ہیں ۔ اور بہت سے جھگڑے ایسا رُخ اختیار کر جاتے ہیں کہ خاندان بکھر جاتے ہیں ۔ کئی لوگوں کو مدّتوں جیل میں گزارنا پڑتا ہے ۔ خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے احادیث مبارکہ کے حوالہ سے بعض اَور ایمان افروز اور قیمتی نصائح بیان فرمائیں ۔ اور ان پر دل و جان عمل کرنے کی تاکید فرمائی ۔

ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۹۴ء

امسال بھی مہمانانِ کرام کی سہولت کیلئے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں وہ ابھی سے مندرجہ ذیل کوائف صاف الفاظ میں لکھ کر دفتر جلسہ سالانہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے مطابق جلد کارروائی کی جاسکے ۔

(۱) تاریخ واپسی ریزرویشن ۔ (۲) ٹرین کا نام اور نمبر ۔ (۳) سٹیشن کا نام جہاں تک کا ریزرویشن درکار ہے ۔ (۴) کس درجہ میں سفر کرنا ہے مثلاً فرسٹ کلاس. A.C + .A.C سلیپر کلاس + فرسٹ کلاس + A.C تھری ٹائر سلیپر + A.C چیئر کار + سلیپر کلاس + سیکنڈ کلاس ۔ (۵) سفر کنندگان کے نام عمر جنس (مرد یا عورت) وغیرہ ۔ مذکورہ کوائف کے ساتھ ٹکٹ و ریزرویشن کے اخراجات کیلئے رقم بذریعہ M.O یا بنک ڈرافٹ S.B.I. یا P.N.B. یا P.S.B. قادیان بنام "صدر انجمن احمدیہ" بنا کر دفتر محاسب کو تفصیل کے ساتھ بھجوا کر ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مع تفصیلی کوائف سے دفتر جلسہ سالانہ کو بھی مطلع فرمائیں تاکہ بروقت ریزرویشن کروانے میں آسانی ہو ۔ آجکل تقریباً تمام بڑے شہروں میں بذریعہ کمپیوٹر آسانی سے واپسی ریزرویشن بھی ہو رہ جاتی ہے اس سہولت سے بھی احباب کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے ۔ جہاں ایسی سہولت نہیں اُن کی طرف سے مذکورہ کوائف آنے پر واپسی ریزرویشن کا انتظام کر دیا جائے گا ۔ انشاء اللہ ۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

وہ اِک الٰہی نور ہے جو روم روم رم گیا
شمعِ یقین جل اُٹھی اِبلیس شک سہم گیا
اُٹھی نظر تو یُوں لگا دادِ جنون مِل گئی
وہ مُسکرا دیئے تو جیسے سیلِ درد تھم گیا
اُن کے فراق میں جو پَل بیتا وہ پَل اَمر ہُوا
ٹپکا جو آنکھ سے لہو، دامن پہ آکے جم گیا
خودسر بھی خود پرست بھی جب اُنکی بزم سے اُٹھے
کوئی خمیدہ سر چلا، کوئی بہ چشمِ نم گیا !
صابرؔ کو آپ کیا مِلے جینے کی رِیت مِل گئی
جس دل میں آپ آ بسے اُس دِل سے ہر صنم گیا

(صابرؔ صدیقی ۔ رُڑکی (یو.پی))

اداریہ ۔ بقیہ صفحہ (۲)

بالآخر سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مبارک الفاظ پر اس گفتگو کو ختم کرتا ہوں ؎

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بُغض کی پروا نہیں ❊ دِل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار
جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں ❊ ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اَے رُوبہ زار و نزار

ابھی یہ مضمون لکھ ہی رہا تھا کہ بنگلور میں ۷ر اکتوبر سے ایک دوسرے فساد کی خبریں آنی شروع ہو گئیں ۔ بنگلور دُور درشن سینٹر پر اُردو خبریں سُنائے جانے کی پاداش میں اب تک شہر میں کئی درجن افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو کر قبرستانوں اور ہسپتالوں میں پہنچ چکے ہیں ۔

یہ عجیب بات ہے کہ خبریں سُنانے کی شروعات حکومت کی طرف سے ہوئی، مخالفت انتہاپسند اور اُردو مخالف ہندوؤں نے کی اور اس کا نشانہ بنے معصوم مُسلمان ۔ اور پھر جب فساد ہُوا تو یقیناً اس کی لپیٹ میں بعض معصوم ہندو بھی آ گئے ہوں گے ۔

فساد چاہے تحفظِ ختمِ نبوّت والے مولوی احمدیوں کے خلاف کریں یا انتہاپسند ہندو مُسلمانوں کے خلاف کریں ۔ فساد فساد ہی ہے ، گالیاں گالیاں ہی ہیں ، دل آزاریاں دل آزاریاں ہی ہیں ۔ ہر وہ ظُلم جو ایک اکثریت کی طرف سے اکثریت کے نشے میں کبھی قومیت کے بہانے ، کبھی مذہب کے بہانے یا کبھی زبان کے بہانے اقلیّت پر ڈھایا جائے وہ قابلِ مذمّت اور قابلِ نفرین ہے ۔ اور جلد یا بدیر خداوندِ ذوالجلال اس کا انتقام ضرور لیتا ہے ۔

ویسے یہ بات یاد رکھے جانے کے قابل ہے کہ کسی بھی مذہب کے شر پسندوں کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے اور نہ اُصول ۔ وہ تو تمام اُصولوں اور قوانین پر اپنے خود ساختہ فیصلوں اور مفادات کو ہی ترجیح دیتے ہیں ۔ یہ بات انصاف پسند اور شرافت دوست مُسلمانوں اور ہندوؤں ہر دو کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے ۔ اور انتہاپسندی اور مذہبی جنون خواہ کسی کی طرف سے بھی دکھایا جائے اس کے خلاف یکجان ہو کر آواز بلند کرنی چاہیئے ۔ اسی میں ہمارا اور ہمارے مُلک کا بھلا ہے — !

(مُنیر احمد خادم)

یوبا پولیمرز
کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :-
43-4028-5137-5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

منقولات

(۱)

اسرائیل میں آنے والے یہودیوں کو مسیحا کے اُترنے تک اِنتظار کرنے کا مشورہ

تل ابیب۔ ۳ ستمبر (ڈی۔ پی۔ اے) بہت سے بھارتی لوگوں کو اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ وہ یہودی نسل سے نہیں۔ اور اسرائیلی حکام بھی اس دعوے کے قائل نہیں۔ اور اس سے تارکین وطن کا وسیع پیمانہ پر نکاس شروع ہوجائے گا۔ مزو لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ یہودی ہیں اور مناسے قبیلہ کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ قبیلہ اسرائیل کے ان 10 قبائل میں سے ایک ہے جو 2400 سال پہلے لاپتہ ہوگئے تھے۔ اس قبیلہ کا دعوٰے ہے کہ وہ جیکب کے پوتے اور جوزف کے بیٹے جوڈا کے بادشاہ (687 سے 64 ق.م) کے مناسے قبیلہ کی نسل سے ہیں۔ مناسے کی زمین جارڈن کے مشرق اور مغرب میں گلیلی اور بحرہ مردار کے درمیان واقع ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہودی سٹیٹ کا نام آئسورل میں بہت سنا جاتا ہے۔ جہاں کئی کاروباری اداروں کا نام بھی اسرائیل کے ساتھ جوڑا بتایا ہے۔ مثلاً اسرائیلی شاپ ایک سڑک کا نام یہودی سٹریٹ ہے۔ اور حال ہی میں جنکشن کا نام تبدیل کرکے اسرائیلی پوائنٹ رکھا گیا ہے۔ لیکن اسرائیلی حکام کو اس بات کا یقین نہیں کہ مزو حقیقت میں یہودی ہیں۔

اسرائیل میں مزو یہودیوں کو شن لنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہودیوں کے نکاس کی تاریخ میں شن لنگ کا ایک باب درج ہے۔ ان کی داستان اس وقت سے شروع ہوئی ہے جب ایسیرین لوگوں نے بادشاہ مناسے کی زمین کو فتح کرلیا اور انہیں اس بات کے لئے مجبور کردیا کہ وہ ایران کی طرف بھاگ جائیں۔ جب سکندر اعظم کی فوجیں وہاں پہنچیں تو وہ وسطی ایشیا کی طرف چلے گئے۔ اور بعد ازاں مشرقی چین کی طرف کوچ کر گئے۔ جہاں وہ لینگ میں آباد ہو گئے۔ وہاں سے وہ منگول دیش میں چلے گئے اور پھر بکھر گئے۔ اور ان کی نسلی شناخت ختم ہوگئی۔ شن لنگ کو کوشی بھی کہا جاتا ہے۔ جیسی کہ داستان ہے۔ شن لنگ نے 18 ویں صدی میں میزورم میں پہنچنے سے پہلے میکانگ اور اراواڑی دریاؤں کو عبور کیا تھا۔ اس کہانی میں کچھ سچائی معلوم ہوتی ہے۔

ان کی کھوئی ہوئی شناخت 1950 کے دہاکے میں دوبارہ زندہ ہوگئی۔ جب چالا نامی کسان کو بشارت ہوئی کہ اسے اسرائیل میں اپنے لوگوں کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ کچھ درجن شن لنگ لوگ بوریا بستر باندھ کر اسرائیل کے سفر کے لئے روانہ ہو پڑے۔ تاکہ معلوم کرسکیں کہ یہ ملک کہاں واقع ہے۔ چند روز کے سفر کے بعد پولیس نے انہیں پکڑ لیا۔ اور انہیں واپس ان کے دیہات بھیج دیا۔ اس وقت سے وہ اسرائیل جانے کے لئے بیتاب ہیں۔ یوروشلم کے ابی ایلو یاہو ایوی چیل نے پہلی مرتبہ ان کا کیس اٹھایا تاکہ انہیں یہودیوں کے طور پر تسلیم کیا جاسکے۔

اب اسرائیل کے لاپتہ بچے بھارت کو چھوڑ کر اسرائیل آنا چاہتے ہیں۔ اسرائیل کے وزیر تارکین وطن نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ 30 کروڑ لوگ اسرائیل میں آباد ہوں گے ہم آپ لوگوں کو مشورہ دیں گے کہ وہ مسیحا کے اوتار تک انتظار کریں۔ (ہندسماچار جالندھر ۴ ستمبر ۱۹۹۴ء)

● **بدر**۔ دیکھیں کب مسیحا اُترتے ہیں اور کب انتظار کی یہ گھڑیاں ختم ہوتی ہیں ٭

(۲)

ہیروئین سمگلنگ سے دہشت گردی کیلئے دھن اکٹھا کرنے کا پاکستانی جرنیلوں کا منصوبہ۔ نواز شریف کا نیا انکشاف

واشنگٹن 21 ستمبر۔ (پی۔ ٹی۔ آئی) پاکستان کے سابق وزیر اعظم نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے سابق آرمی چیف آف سٹاف جنرل اسلم بیگ اور انٹر سروسز انٹیلی جنس بیورو کے سربراہ جنرل اسد درانی نے جو اس وقت جرمنی میں پاکستان کے سفیر ہیں۔ 1991 کے شروع میں انہیں بلیشوں۔ افغانستان اور بھارت میں خفیہ کارروائیوں کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہیروئین فروخت کرنے کا مفصل پلان پیش کیا تھا ـــ ان کا آج واشنگٹن پوسٹ میں ایک انٹرویو شائع ہوا جس میں انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نومبر 1990 میں وزیر اعظم کے طور پر ان کے انتخاب میں تین ماہ بعد ایسا کیا اور مجھے بتایا کہ انہیں خفیہ اپریشن کے لئے مزید روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ روپیہ بڑے پیمانے پر نشہ آور اشیاء کے سودوں سے اکٹھا کرنا چاہتے ہیں ـــ بیگ اور درانی نے شریف کے بیان کی پر زور تردید کی ہے۔ مگر پوسٹ نے دو سال پہلے امریکی سینٹرل انٹیلی جنس ایجنسی کے کانسلٹینٹ کی رپورٹ کا بھی پتہ لگا لیا ہے جس میں سی۔ آئی۔ اے کو وارننگ دی گئی تھی کہ ڈرگ اپریشن پاکستانی معاشرہ کے سب طبقوں میں سرایت کر گئی ہے۔ اور کہ نشیلی اشیاء کے سمگلروں کے سرغنوں کا دیش کے اقتدار کے کلیدی ادارہ سے نزدیکی رابطہ ہے جن میں صدر اور ملٹری کی ایجنسیاں شامل ہیں۔ ایک مغربی ڈپلومیٹ نے جو بیان کردہ میٹنگ کے وقت اسلام آباد میں تھا اور جو اسلم بیگ اور درانی سے نپٹتا تھا کہا ہے کہ یہ بات ناقابل یقین ہیں کہ انہوں نے اس قسم کا پلان پیش کیا ہوگا۔ ڈپلومیٹ نے کہا کہ اس بات کی مسلسل افواہیں تھیں کہ آئی۔ ایس۔ آئی۔ افغانوں کے ساتھ نشیلی دوائیوں کے اپریشن میں ملوث تھی۔ ایسا وہ اپنے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے نہ کر رہی تھی۔ بلکہ روپیہ افغانوں کی مدد کے لئے اکٹھا کر رہی تھی۔ (ہندسماچار جالندھر ۲۲/۹/۹۴)

● **بدر**۔ نواز شریف مباہلہ کی سزا میں ہلاک شدہ جنرل ضیاء الحق کے قریبی ساتھیوں بلکہ ان کے چیلوں میں سے ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے "اِسلام دوستی" کی خاطر احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا۔ اچھا ہی ہُوا ورنہ احمدی بھی ان مُسلمانوں کے ساتھ ان حرکتوں میں شامل سمجھے جاتے ٭

(۳)

تحفّظ ختم نبوّت وردِّ قادیانیت سہ روزہ کیمپ (بنگلور) میں باتفاق آرا مندرجہ ذیل تجاویز کو منظور کیا گیا

(۱) مدارس عربیہ کے ذمہ دار واساتذہ حضرات مہینہ میں ایک روز رد قادیانیت کے مضامین کے لئے مخصوص فرمالیں۔

(۲) اساتذہ کرام پروگرام بناکر آس پاس کے مواضعات میں جاکر مساجد میں عوام کو قادیانی فتنہ کی حقیقت سمجھائیں اور بتلائیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ بنیادی ہے۔

(۳) مدرسہ میں رد قادیانیت کی کتابیں مہیا ہونی چاہیئے۔ مکتبہ دارالعلوم، دیوبند وغیرہ سے منگوائی جاسکتی ہیں۔

(۴) مجلس تحفظ ختم نبوت کرناٹک کا باضابطہ ایک دفتر قائم ہونا چاہیئے جس میں ضروری کتابیں جمع کی جائیں اور اس کی شاخیں ہر ضلع میں ہونی چاہیئے۔

(۵) دفتر کی جانب سے ایک مبلغ مقرر کیا جائے۔

(۶) مجلس کے ممبران ہر تین ماہ میں صوبہ کے ان علاقوں کا ضرور دورہ کریں جہاں قادیانیت کا فتنہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔

(۷) ائمہ مساجد کو مجلس کے ساتھ مربوط کیا جائے اور ان حضرات سے گزارش کی جائے کہ وہ خصوصًا جمعہ کی تقریروں اور عمومًا دیگر بیانات میں اس موضوع پر روشنی ڈالتے رہیں۔ اور ائمہ مساجد قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے عوام کو باخبر کریں۔

(۸) مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لئے وقتاً فوقتاً رد قادیانیت پروگرام رکھے جائیں۔

(۹) جو حضرات علماء کرام رد قادیانیت پر معلومات ومہارت رکھتے ہیں ان کی تشکیل کی جائے اور معلوم کیا جائے کہ ہر ماہ وہ حضرات کتنا وقت اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مجلس کے پروگرام کے تحت عنایت کریں گے۔

(۱۰) دفتر کی ذمہ داری ہوگی کہ ہر علاقے میں قادیانیوں کا سروے کرے اور ان کی سرگرمیوں کی رپورٹ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھیجتا رہے اور اس کی ایک کاپی مقامی دفتر میں رکھی جائے۔

(۱۱) شادی بیاہ ودیگر تقریبات میں قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کیا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن ہونے سے روکا جائے۔

(۱۲) مجلس کی طرف سے اُردو، ہندی، انگریزی اور مقامی زبان میں حسب ضرورت پمفلٹ شائع کئے جائیں۔

(۱۳) ہر تین ماہ پر مرکزی دفتر کے توسط سے کسی شخصیت کو دعوت دی جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت جمعیۃ علماء کرناٹک (بنگلور)

پیش کنندہ: بشیر سادات۔ محمد ابراہیم رائچوٹی۔

(پاسبان بنگلور ۵ ستمبر ۱۹۹۴ء۔ مرسلہ: مکرم محمد کلیم خان مبلغ بنگلور)

● **بدر**۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے فرمایا: وَاِذَا خَرَجَ هٰذَا الْاِمَامُ الْمَهْدِیُّ فَلَیْسَ لَهٗ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِلَّا الْفُقَهَاءُ خَاصَّةً فَاِنَّهٗ لَا یَبْقٰی لَهُمْ رِیَاسَةٌ وَّلَا تَمْیِیْزٌ عَنِ الْعَامَّةِ۔ (فتوحات مکیہ ج ۳ صفحہ ۳۷۴) کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو اس کے سب سے زیادہ شدید دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے کیونکہ اگر وہ مہدی کو مان لیں تو انہیں عوام پر سرداری اور امتیاز باقی نہ رہے گا ٭

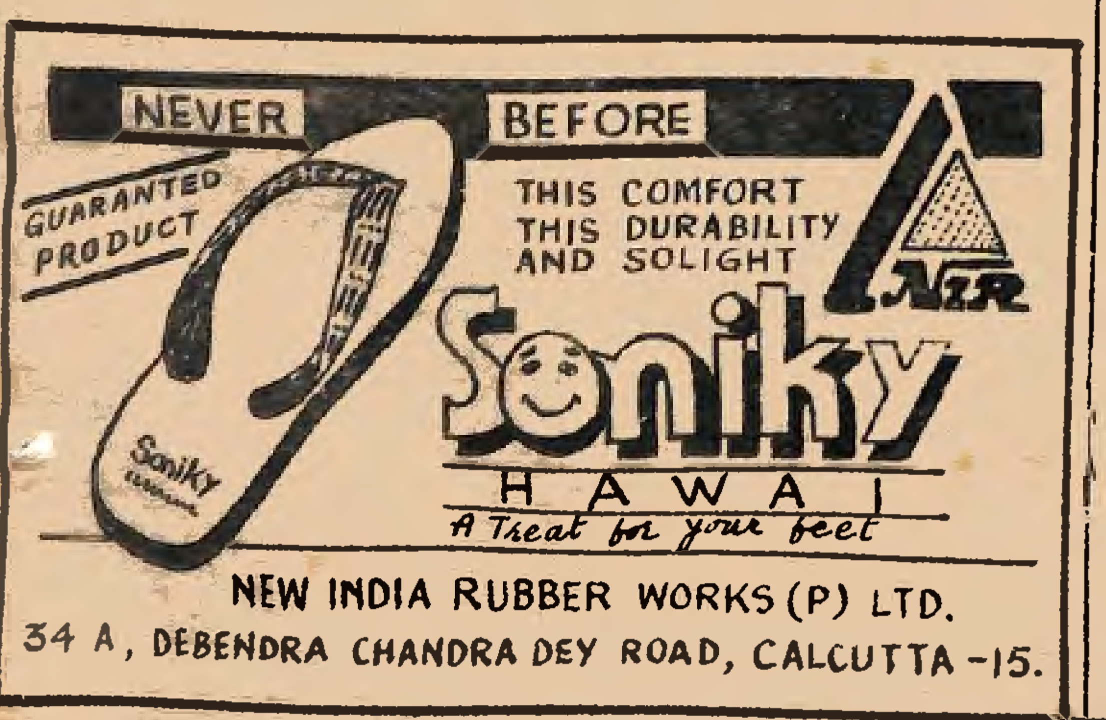

साप्ताहिक 'बद्र'

क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :
मुहम्मद नसीम ख़ान

हिन्दी भाग | वर्ष 1 | 20 अक्तूबर 1994 | अंक 7

क़ुर्आन शरीफ़ का फ़र्मान

"तुम न्याय से काम लो"

"हे ईमान वालो ! तुम न्यायपूर्वक गवाही देते हुए अल्लाह (की प्रसन्नता हासिल करने) के लिए खड़े हो जाओ और किसी जाति की शत्रुता तुम्हें कदापि इस बात के लिए तैयार न कर दे कि तुम न्याय न करो। तुम न्याय से काम लो, यह बात संयम के अधिक निकट है तथा अल्लाह के लिए संयम धारण करो एवं जो कुछ तुम करते हो निस्सन्देह अल्लाह उसे जानता है।"

(अल-माइद ; 9)

हदीस शरीफ़

"अल्लाह एक है"

(प्रवचन हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम)

"अल्लाह फ़र्माता है कि मनुष्य मुझे झुठलाता है जब कि उसे ऐसा न करना चाहिए, और वह मुझे गाली देता है जब कि उसे ऐसा करने का अधिकार नहीं था मेरे झुठलाने से अभिप्राय यह है कि वह यह कहता है कि अल्लाह हमें दूसरी बार इस तरह पैदा नहीं कर सकता जिस तरह उसने हमें पहले पैदा किया है और मुझे गाली देने का अभिप्राय यह है कि अल्लाह ने किसी व्यक्ति को अपना पुत्र बनाया है जब कि मैं 'समद' अर्थात बेपरवाह हूं तथा किसी का मुहताज नहीं हूं। न मैं किसी का पुत्र हूं और न ही मेरा जन्म हुआ है और न ही कोई मेरे समान तथा मेरे जैसा हो सकता है।"

(मुस्नद अहमद भाग-2 पृष्ठ-317)

"दुआ"

हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहब क़ादियानी मसीह मौउद अलैहिस्सलाम के पवित्र कथन :

"जब ख़ुदा तआला की कृपा निकट आती है तो वह दुआ (प्रार्थना) के स्वीकार लेने के साधन जुटा देता है। हृदय में एक आर्द्रता और पीड़ा पैदा हो जाती है किन्तु जब दुआ के स्वीकार का समय नहीं होता तो हृदय में सन्तोष और झुकाव पैदा नहीं होता। तबीअत पर कितना ही ज़ोर डालो परन्तु चित में एकाग्रता नहीं होती उसका कारण यह है कि कभी अल्लाह अपने निर्णय मनवाना चाहता है और कभी दुआ स्वीकार करता है। इसलिए मैं जब तक ईश्वर की आज्ञा के चिन्ह न पा लूं दुआ के स्वीकार होने की कम आशा करता हूं और उसके निर्णय पर उससे ज़्यादा ख़ुशी के साथ जो दुआ कबूल होने में होती है राज़ी हो जाता हूं क्योंकि ख़ुदा तआला की मर्ज़ी पर राज़ी रहने में फल और बरकतें इस से बहुत ज़्यादा हैं।

(मलफ़ूज़ात भाग-1 पृष्ठ-460)

★मैं दर्ज है।"

(लवाएहुल अनवारुल्ल लबहीया जिल्द 2 पृष्ठ-80)

देवबन्दी शाख के संस्थापक मौलाना मुहम्मद क़ासिम नानोतवी फ़र्माते हैं -

एक समय आएगा जब इमाम मेहदी अलैहिस्सलाम भी पैदा होंगे और उस समय जो उनका अनुसरण नहीं करेगा और इमाम को पहचान कर उन की पैरवी नहीं करेगा वह जाहलियत (अज्ञानता) की मौत मरेगा।

(कासिमलउलूम अनवारुन्नूजूम पृष्ठ-100)

इमाम मेहदी को मानना ज़रूरी है।

अल्लाह तआला की तरफ़ से जो भी अवतार आया करते हैं उनको मानना और उन पर ईमान लाना ज़रूरी होता है क्योंकि सारी बरकतें उन से जुड़ी होती हैं और उनके बिना हर तरफ़ अन्धकार अज्ञानता होती है। जैसा कि आंहज़रत सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने फ़र्माया :-

"जो (ख़ुदा के भेजे हुए) इमाम को कबूल किए बग़ैर मर गया, उसकी मौत जाहलियत की मौत है।"

(मसनद अहमद बिन हम्बल जिल्द 4 पृष्ठ-96)

उम्मते मुहम्मदिया को भी एक ऐसे अवतार की ख़बर दी गई है जिस को इमाम मेहदी और मसीह मौउद के नाम से याद किया जाता है। हुज़ूर सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने अपनी उम्मत को उस को कबूल करने के लिए बड़ी ज़ोरदार नसीहत की :

रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम की वसीयत:

जब तुम इसे देखो तो इस की ज़रूर बैअत करना। चाहे तुम्हें बर्फ की तोदों पर घुटनों के बल भी जाना पड़े क्योंकि वह ख़ुदा का ख़लीफा मेहदी होगा।

(मुस्तदरक हाकिम किताबुलफ़तन वल मलाहिम बाब ख़ुरुजुल मेहदी)

आप ने इमाम मेहदी की बैअत और आज्ञाकारिता करने के बारे में उपदेश देते हुए फ़र्माया :

"जिस ने इमाम मेहदी की इताअत की उस ने मेरी इतायत की और जिसने उसका इन्कार किया, उसने मेरा इन्कार किया।"

(बिहारुल अनवार जिल्द 13 पृष्ठ-17)

सलाम पहुंचाओ

हुज़ूर सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने उम्मत को फ़र्माया कि इमाम मेहदी और मसीह मौउद को मेरा सलाम पहुंचाना। हज़रत अनस के रिवायत है कि हुज़ूर सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने फ़र्माया ;-

तुम में से जो कोई ईसा इब्न मर्यम को पाए उसे मेरी तरफ़ से सलाम पहुंचाए।

(अल दारुलमनसूर, जिल्द 2 पृष्ठ-245)

इस बारे में हुज़ूर सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम की इच्छा असाधरण थी। हज़रत अबूहुरैरा से रिवाअत है कि हुज़ूर सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने फ़र्माया :-

मैं उम्मीद रखता हूं कि अगर मेरी उम्र लम्बी हुई तो मैं ईसा इब्न मर्यम से ख़ुद मिलूंगा और अगर मुझे जल्दी मौत आ गई तो तुम में से जो व्यक्ति भी उस को पाए उसे मेरी तरफ़ से सलाम पहुंचाए।

(मसनद अहमद बिन हम्बल जिल्द 2 पृष्ठ 298)

ईमान वाजिब है

इन सब निर्देशों से यह नतीजा निकालते हुए अल्लामा इसफरानी फ़र्माते हैं :-

"मेहदी के ज़हूर पर ईमान लाना वाजिब है जैसा कि यह बात दीन के सब उलमा ने स्वीकार की है और अहले-सुन्नत की किताबों★

"तुम तो मेरी गोद में थे"

-बिलाल अहमद शमीम

एक सूफ़ी ने स्वप्न में देखा कि वे परमात्मा के संग समुन्द्र तट पर विचरण कर रहे हैं और अब तक बीते हुए उनके जीवन के दृश्य उनके सामने लाए जा रहे थे। इस दृश्य में उन्होंने देखा कि जीवन-पथ पर दो व्यक्तियों के पद-चिन्ह थे परन्तु कहीं-कहीं केवल एक ही व्यक्ति के पद-चिन्ह थे। सूफ़ी को यह अनुभव हुआ कि जहां-जहां एक ही व्यक्ति के पद चिन्ह थें वे उनके जीवन के कष्टमयी दिनों के दृश्य थे। इस पर उस सूफ़ी ने परमात्मा से शिकायत करते हुए कहा कि हे ईश्वर ! तूने तो सदैव मेरा साथ देने का वचन किया था किन्तु मैं देख रहा हूं कि तू सुख के अवसर पर तो मेरे साथ रहा है, परन्तु कष्टों के समय में तूने मेरा साथ छोड़ दिया था। यह देखो इस काल में केवल मेरे ही पद चिन्ह दिखाई दे रहे हैं। वचन और कर्म में यह अन्तर क्यों ? परमात्मा ने उत्तर दिया कि हे वत्स ! तुम भूल रहे हो क्योंकि यह तुम्हारे नहीं मेरे पद-चिन्ह हैं क्योंकि तुम तो मेरी गोद में थे। तुम पर जब कष्ट का समय आया तो मैंने तुम्हें गोद में छुपा लिया था। परमात्मा का यह उत्तर सुन सूफ़ी की आंखों से टप-टप आंसू गिरने लगे।

वास्तव में परमात्मा ही है जो हमारा कष्ट निवारण करता है और प्रत्येक मनुष्य चाहे वह किसी भी धर्म अथवा जाति का हो परमात्मा की इस अपार दया का अपने जीवन में कई बार अनुभव करता है परन्तु मुसीबत टल जाने के बाद वह ईश्वर को भुला देता है। कबीर ने सच कहा है :-

दुख में सुमिरण सब करें सुख में करे न कोय।
जो सुख में सुमिरण करें तो दुख काहे को होय॥

"आपके पत्र हमारे लिए प्रोत्साहन"

जनाब मुहम्मद रईस सिद्दीकी से लिखते हैं :-

आपका 'बदर' हिन्दी बहुत-बहुत पसन्द आया। इसको अगर थोड़ा और आसान हिन्दी में कर दें तो बहुत अच्छा होगा। जो आप बीच में अलग से हुज़ूर का ख़ुतबा देते हैं यह भी बहुत लाभदायक है क्योंकि जो सज्जन जमाअत अहमदिय्या के अध्ययन में रुचि रखते हैं उनको ख़ुतबे वाला भाग दे देते हैं। ख़ुतबा जुमअ इसी प्रकार प्रकाशित करते रहें।

ऐम.टी.ए. और रेडियो Erequendy की जो सारणी आपने प्रकाशित की है उसे हिन्दी में भी दें और समय-समय पर उसे पुन: प्रकाशित करते रहें। मैंने बदर के हिन्दी भाग और एम.टी.ए. की सारणी की प्रतियां स्थानीय समाचार पत्रों को दी तो उन्होंने इसे बहुत पसन्द किया।

'Children Learn what they live'

-JAMAL MOHAMMAD

If a child lives with criticism,
he learns to condemn
If a child lives with hostilety,
he Learns to fight.
If a child lives with ridicule,
he learns to shy.
If a child lives with shame,
he learns to be guilty.
If a child lives with tolerance,
he learns to be patient.
If a child lives with encouragement,
he learns confidence himself
If a child lives with praise,
he learns to appreciate.
If a child lives with fairness,
he learns Justice.
If a child lives with security,
he learns to have faith,
If a child lives with approval,
he learns to like himself.
If a child lives with eceeptance friendship,
he learus to find love in the world

"इनको दुआ में याद रखें"

बदर के हिन्दी भाग के लेखन एवं प्रकाशन के सम्बन्ध में विशेष योगदान करने वालों की सूची निम्न दे रहे हैं। इनको आप अपनी दुआओं में याद रखें।

-सम्पादक

जनाब बिलाल अहमद शमीम, जनाब ज़हीर अहमद जावेद, जनाब सुहेल अहमद सोज़, नफ़ीसा रोहाना सोज़, जनाब मुबारक अहमद चीमा, जनाब बसारत अहमद महमूद, जनाब अली हसन, जनाब मुहम्मद अफ़ज़ल मौदहा, जनाब फ़ख़र अहमद चीमा, जनाब शेख मुजाहिद अहमद।

ज़रूरी सूचना

भारत की जमाअतों और सदर सहिबान और मुबल्लिग़ीन से निवेदन है कि वर्ष 1994 में आयोजित तब्लीग़ी, तरबीयती और लोक-सेवा कार्यों की फ़ोटो अख़बार बदर के वार्षिक अंक के लिए 1 नवम्बर तक भिजवा दें।

-सम्पादक

For Dollo Supreme

CTC TEA

In 100 & 200 Gms. Pouche

Contact : Tass & Company

P-48 Princep Street, Calcutta-700072

Phones : 263287, 279302

लैदर बैल्ट, बैग, जैकेट व बैल्ट आदि के उत्तम निर्माता

मै: निशा लेदर

19, ए जवाहरलाल नेहरु रोड़, कलकत्ता-70008